قال اللہ تعالیٰ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

سلاسل روحانیہ

امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

مؤلفہ و مرتبہ

پیر سید محمد عبدالستار شاہ صاحب

کاتب و ناشر و طابع

مولانا مولوی حاجی حافظ محمد بخش صاحب عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

و مناظر شیعہ حیدرآبادی

خادم آستانہ غوث پاک نورانی قلعہ قدیم لاہوری دروازہ ملتان

تقریظ

صاحب السیف العتید علی اصحاب مذہب العنید جناب علامہ
سید احمد سعید صاحب کاظمی مد ظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد اللہ العلی العظیم و نصلی و نسلم علی رسولہ محمد الرؤف الرحیم و علی الہ و صحبہ وولاۃ امرہ الی یوم الدین و بعد فقد طالعت رسالتی السلاسل الروحانیۃ والشجرۃ الجسمانیۃ لسیدنا امیر المؤمنین عثمان بن عفان ثالث خلفاء الراشدین المہدیین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اجمعین من تالیف الفاضل الجلیل مولانا الشیخ السید محمد عبد الستار شاہ مؤلف دواوین الخلفاء العظام رضی تعالیٰ عنہم الذی ہو مقیم علی الحصن القدیم بمدینۃ ملتان وہو صاحب الاحزان والاشواق فیما نراہ واظن انہ تحمل فی تالیفہما المحنۃ الشاقۃ واحسن الترتیب بحسن الاعتقاد ارجو من اللہ الکریم ان ینفع بہما الخواص والعوام من اخواننا المسلمین و یتقبلہما بقبول حسن بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی الہ واصحابہ اجمعین

الفقیر السید احمد سعید الکاظمی امروہوی غفرلہ ۵-۱۱-۱۳۸۱ھ

تقریظ
خان بہادر میاں مشتاق احمد صاحب گورمانی گورنر صاحب لاہور سابق جب

سید عبد الستار شاہ صاحب نے جو کام اپنے ذمہ لیا ہے نہایت مفید ہے اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے اختلافات مٹانے کا موجب ہو سکتا ہے اور غلط عقیدے یا ضعیف روایتیں مشہور ہو چکی ہیں ان کی صحت کا موجب ہوگا اللہ تعالیٰ سید عبد الستار شاہ صاحب کو توفیق بخشے کہ وہ اس نیک کام کو بخیر و خوبی جلد مکمل کر سکیں۔ آمین

خاکسار خلائق:- **مشتاق احمد گورمانی عفی عنہ**) اللہ بخش ذیلدار آہیر انقلم خود۔ محمد بخش ذیلدار ... ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بقلم خود۔ شیر محمد ذیلدار ... بقلم خود۔ بندہ مرید جعفر ولد خان بہادر مخدوم غلام ... صاحب سجادہ نشین حضرت دین پناہ۔ مولانا مولوی عبد الحق بگسانی بقلم خود۔ مولانا مولوی صوفی فیض بخش ... مولانا مولوی حافظ واحد بخش بقلم خود۔ مولانا مولوی حکیم الہی بخش بقلم خود۔ محمد بخش بقلم خود (سر ...

کتاب
سلاسل روحانیہ

امیر المومنین سیدنا غنی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مؤلفہ و مرتبہ

پیر سید محمد عبد الستار شاہ صاحب غوث گڑھ قلعہ قدیم ملتان شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ علیٰ محمد ن المصطفیٰ والسلام علیٰ اتباع کتابہ العلیٰ
اما بعد: مدرسہ دار العلوم واقعہ مسجد جامع مبنیہ سلطان ناصر الدین التمش شہر میرٹھ
۱۳۴۶ھ میں جب فقیر صدر مدرس حسب ذیل کتب تھا۔ (۱) مسلم شریف (۲) ابوداؤد
شریف (۳) بیضاوی شریف (۴) توضیح تلویح (۵) ہدایہ آخرین (۶) قاضی مبارک۔
(۷) حمد اللہ (۸) شمس بازغہ (۹) مطول (۱۰) دیوان حماسہ (۱۱) صدرا (۱۲) شرح چغمینی۔
وغیرہ تو وہاں کے مدعی اہل سنت والجماعت بعض حضرات سادات فاطمی نے دربارہ
اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم اتفاقیہ مذاکرہ فرمایا۔ کہ حضرت علیؓ بدیں وجہ اصحاب ثلاثہ سے افضل ہیں
وجہ اول:۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حسب نسب بلکہ کل سلاسل روحانیہ بیعت و ارشاد ہیں
" دوم:۔ اولاد نہ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ بلکہ بقیہ ازواج حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے بھی اولاد ہے۔ نسل اول عرف لفظ سید سے مشہور ہے اور نسل ثانی
عرف لفظ قریشی علوی سے مشہور ہے اور اصحاب ثلاثہ ان دو وجوہ سے خالی ہیں۔

اس لئے فقیر نے کتب (۱) کتاب سلاسل روحانی امیرالمؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (۲) کتاب شجرات جسمانی امیرالمؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (۳) کتاب سلاسل روحانی امیرالمؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (۴) کتاب شجرات جسمانی امیرالمؤمنین فاروق اعظم (۵) کتاب سلاسل روحانی امیرالمؤمنین غنی ذوالنورین عثمان رضی اللہ عنہ (۶) کتاب شجرات جسمانی امیرالمؤمنین ذوالنورین غنی عثمان رضی اللہ عنہ لکھیں۔ ہر ایک کتاب سلاسل روحانی میں سلاسل روحانی ثابت کر دیا۔ اور ہر ایک کتاب شجرات جسمانی میں شجرات اولاد ہر ایک خلیفہ ثابت کر دیا۔ جو اطراف عالم میں سلاسل روحانی مروج اور شجراۃ جسمانی موجود ہیں اور یہ کتاب سلاسل روحانیہ سیدنا عثمانؓ ہے

بیعتہ حضرت علی رضؓ کی اصحاب ثلاثہ سے روحانی ہے

حصہ اول روحانیہ صدیقیہ میں مفصل مرقوم ہو چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں مگر قدرے بیان بقدر ضرورت بمع کچھ اضافہ مناسب مقام خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

فقیر نے ان بعض حضرات سادات فاطمی کو جواب عرض کیا۔ اولاً کہ بیعت حضرت علی رضی اللہ عنہ اصحاب ثلاثہؓ سے روحی ثابت ہے۔ اور یہ بیعتہ جامعہ ہے۔ اور یہ ہر دو صاحبوں میں ہے یعنی حضرت علیؓ بیعتہ ظاہری باطنی کر رہے ہیں۔ اور صدیق اکبرؓ ظاہری باطنی بیعتہ قبول کر رہے ہیں رضی اللہ عنہما۔ ایسی ہی بیعتہ علی فاروقی اور بیعتہ علی عثمانی بیعتہ جامعہ ہے لہذا سلاسل ثلثہ حضرت علی سلاسل اصحاب ثلثہ کے ہیں۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

اصحاب ثلثہ رضؓ کے سلاسل کا علیحدہ ثبوت

ثانیاً فقیر نے عرض کیا سلاسل اصحاب ثلثہ علاوہ حضرت علی کے علیحدہ دیگر حضرات سے بھی منقول اور مروج اور موجود ہیں۔ جس طرح سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ علاوہ حضرت علیؓ بوساطتہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اور سلسلہ اویسیہ بوساطتہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے جیسا کہ آگے آئینگے اور سیدنا غنی عثمان سرچشمہ سلاسل سے تین سلاسل ضروریہ بھی آگے مرقوم ہوں گے۔

مخالف اعتراض

مخالفین حضرات کا ایک اعتراض جواب اول پر کہ بیعتہ حضرت علی صرف امور ظاہریہ کی تھی

اور وہ بھی ظاہراً تھی اور روحانیہ بلعیتہ نہ تھی

جواب اعتراض مذکور

فقیر کا جواباً عرض ہے کہ ماسوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت تو روحانی تھی جس طرح کہ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بیعت تھی روحانیہ اور سلسلہ بھی روحانیہ صدیقیہ نقشبندیہ مسلسمہ کے حاصل ہوا ہے اور آگے اس کو جاری اور رائج کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت روحانی نہ ہو اس مابہ الفرق کی دلیل لاؤ اسپر متحیر او مبہوت ہوئے اور دلیل نہ لاسکے :-

دلیل مخالف

اور بعض غلط طبع شدہ سلسلے پیش کرتے لگے۔ کہ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا۔ کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ وسلم سے حضرت علی کی بیعت تھی

جواب دلیل مذکور

جواباً عرض ہوا بیعت عمومی تو ہر صحابی کو حاصل ہے اور عمومی ولایت بھی ہر صحابی کو حاصل ہے اور خود رسول اکرم نے بھی یہی فرمایا ہے

اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اھتدیتم

ترجمہ
میرے اصحاب ستاروں کی مثل ہیں جس ایک سے اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے جس سفر بری و بحری میں ستاروں سے ہدایت پاتے ہو

سوال تو خصوصی ولایت رسول اکرم سے حضرت علیؓ کا ہے جس طرح سیدنا عثمان غنی کے لیئے ہم پیش کریں گے اور سوال تو بیعت روحانی حضرت علی صدیقی ہے

ثبوت بیعتہ روحانی

کسطرح انکار کیا جا سکتا ہے حالانکہ ہوا اجماع بیعتہ روحانی حضرت سیدنا غنی عثمان رضی اللہ عنہ پر منعقد ہوا کسی اور صحابی کو نصیب نہیں ہوا جسمیں اقرار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھا کہ اگر خلیفہ حضرت عثمان رضؓ ہو گئے تو میں بیعتہ کروں گا۔ جسطرح اقرار حضرت عثمان رضؓ تھا پھر اگر خلیفہ حضرت علیؓ ہو جاتے تو خلافت روحانی ہوتی ماورہ اگر حضرت عثمان رضؓ ہو گئے تو خلافت روحانی نہ ہو۔ حالانکہ اقرار طرفین بیعتہ متساویانہ روحانیہ تھا نہ یہ اقرار کہ حضرت علیؓ کی خلافت روحانیہ ہو اور حضرت عثمانؓ کی روحانیہ نہ ہو۔

فیصلہ امام ربانی

اسی لئے امام ربانی قندیل نورانی صاحب سلسلہ نقشبندیہ صدیقیہ روحانیہ درباره اجماع امام ثالث فرماتے ہیں

اجماعیکہ بر خلیفہ ثالث منعقد شد	وہ اجماع جو خلیفہ ثالث حضرت غنی عثمانؓ پر
بر ہیچ صحابی منعقد نہ شد	منعقد ہوا کسی اور صحابی پر منعقد نہیں ہوا۔

حضرت مجدد صاحب کا فرمان نا سخ بلکہ اصول اسلام۔ اصول فقہ و اصول حدیث اور اصول فطرت کو جامع ہے۔ غیر جانبدارانہ ہو کر از روئے انصاف اس کو بچشم حقیقت با غور ملاحظہ فرمائیے ....

کہ تمام اجماع ایک زمان ایک مکان میں ہوا اور قبل از اجماع کافی وقت ملنا چاہیے سوچ بچار اور تدبر کیلئے اور ایسی آزادی سے اجماع ہو کہ سابق امیر المومنین کا کوئی حکم استقراری خلیفہ منتخب کے حق میں نہ ہو جس طرح کہ امیر المومنین سیدنا غنی عثمان رضی اللہ عنہ کا اجماع ہوا ہے اس لیے یہ اجماع بعد کافی ایام مہلت سوچ و فکر و غور امت محمدیہ ایک مکان ایک زمان مسجد نبوی مدینہ منورہ میں بغیر کسی حکم استقراری خلیفہ سابق حضرت عمر منعقد ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امام الحسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اور جملہ صحابہ کرام بلکہ صحابیات بغیر نکیر بلکہ اعتقاداً اور عملاً اور اقرار میں شامل ہیں اگر ایام مہلت غور کے لیے نہ ملتے اور اچانک ایک بیعت ہوتی تو لباً و قالباً خلاف کیطرف توجہ نہیں ہوتی کچھ وقت گذر جانے پر اور غور و فکر کے بعد جب کوئی بات خیال میں آگئی تو اس وقت کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کچھ متعلق بیعت ہونا تھا وہ تو ہو گیا اگرچہ وہ حق بھی ہوا ہو ورنہ بیعت بھی جیسے بیعت صدیقی ہوئی اگر سابق امیر المومنین کا حکم ہوا جیسے اجماع فاروقی ہوا اس میں تو امیر المومنین سابق کے حکم کی اطاعت کی گئی ہے تو بھی اجماع آزادانہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جیسا نہیں ہوا!

بیعت صدیقی

آغاز وقت بیعت۔ صدیقی حضرت عمر نے صدیق اکبر کو عرض کیا

ابسط یدک لابایعک فسبقه عمار

ترجمعہ
حضرت عمر نے عرض کیا اپنے ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں بیعت کروں پھر آپ نے ہاتھ پھیلائے اور حضرت عمار بن یاسر آپ سے سبقت لے گئے اور پہلے بیعت کرلی پھر حضرت عمر نے بیعت کی یعنی قولاً پہلے حرف حضرت عمر تھے اور عملاً حضرت عمار تھے اِس کے بعد پھر بیعت ہوئی اور آہستہ آہستہ بڑھتی گئی اور اصحاب رسول وہاں آتے جاتے رہے اور بیعت لیتے گئے اور

مافی البخاری دلیعریکن بایع علی تلک الاشهرای ستة اشهر

ترجمہ
بخاری شریف میں جو یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اِن مہینوں میں بیعت نہ کی یعنی چھ ماہ تک نہ کی نظر انداز نہ کریں اجماع صدیق اکبر کا انکار نہیں مگر ایک زمان ایک مکان بعد مہلت ایام نہیں ہوا جس طرح عثمان کا ہوا!

بیعت فاروقی

اور بیعت فاروقی کے لیے ز حکم صدیقی اسی طرح ہوا کہ مرض الموت میں صدیق

اکبر نے حضرت عثمان کو بلوایا اور آنحضرت کے حکم کا خلاصہ یہ تھا کہ صدیق اکبر موجودہ امیر المومنین کے بعد صدیق اکبر کے حکم سے خلیفہ ہیں اس پر آپ کو غشی موجودہ زہر والی طاری ہو گئی اور بے ہوش ہو گئے تو حضرت عثمان نے اپنی طرف سے فقرہ ناقصہ کو پورا کر دیا کہ امیر المومنین عمر ہے لکھ دیا حسن اتفاق سے امیر المومنین ہوش میں آ گئے تو فرمایا کیا لکھا پڑھو تو جواباً عرض کیا عمر کو لکھا ہے اس پر رنج ہو کر فرمایا کہ

هلا كتبت نفسك فقال رأيتك بك ما رأيت وخشيت ان تفرق امة محمد صلى الله عليه وسلم

ترجمہ

اے عثمان تم نے اپنا نام نہیں لکھا کیا وجہ ہے پس حضرت عثمان نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی حالت بے ہوشی کی سی دیکھی اگر اس میں آپ کی وفات ہو جاتی اور میں اپنا نام لکھتا اس وقت ممکن تھا امت محمدیہ دو فرقے ہو جاتے کہ محرر خود اور خلیفہ بھی خود کون میری تصدیق کرتا کہ

کہ آپ کے حکم سے لکھا گیا ہے بسبب اس خوف کے اپنا نام ترک کر دیا اس پر صدیق نے حضرت عثمان کی تعریف فرمائی۔

ملاحظہ ہو کہ صدیق اکبر کا فیصلہ فضیلت حضرت عثمان کی طرف ہے اور حضرت عثمان بھی علاوہ اپنے عقیدے کے موافق صدیق اکبر کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے ایک وجہ وجیہہ پیش کر دی اور نہ انکو اپنی فضیلت کا انکار نہیں تھا اور نہ ہی انکار کیا اس پر بیعت فاروقی کا اجماع فوراً ہو گیا تو یہ اجماع بھی عین عثمان جیسا اجماع بعد مہلت آزادی نہ ہوا بلکہ عطیہ سیدنا عثمان لما بس حکم صدیقی میں ظہور پذیر ہوا

نواب صدیق حسن خان صاحب تحریر فرماتے ہیں

وقد اختلف الناس فی الامام بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذہب الجمہور الی انہ ابوبکر
الصدیق رضی اللہ عنہ وقال
العباسیۃ والراوندیۃ
اتباع ابی العباس الراوندی
ہو العباس ابن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ لانہم العم
والوارث احق من ابن العم
وقال العثمانیہ وبنو امیہ ہو
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
وذہب آخرون الی
غیر ذلک - الی آخرہ

ترجمہ

اور تحقیق اختلاف کیا لوگوں نے کہ بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امام
کون ہے پس جمہور نے صدیق اکبر کو امام
کہا اور عباسیہ اور راوندیہ اتباع ابو العباس
راوندی نے کہا امام عباس بن عبد المطلب
ہے اس لیے کہ وہ چچا رسول اللہ ہے
اور وارث ہے ان کا نیس وہ زیادہ
حقدار ہے چچا کے بیٹے ہے علی سے اور
عثمانیوں اور بنو امیہ نے کہا امام عثمان
بن عفان ہے اور لوگ غیروں کیطرف
بھی گئے ہیں

نواب صاحب مذکور حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں اور برخلاف
اہل سنت والجماعت اہل حدیث اپنے آپ کو ظاہر فرماتے ہیں آپ کی عبارت سے نکلتا
ہے کہ عثمانی وہ ہے جو صدیق اکبر سے عثمان کو مقدم جانے اور بعد رسول اکرم کے
عثمان کو امام جانے یہ مفہوم صاحب مجمع البحار کے خلاف ہے اس لفظ عثمانیہ کا اطلاق
ایسے مقام پر کرنے میں کچھ شیعہ بے ادبی ہے

طریقہ بیان اختلاف

اچھا ہوتا اگر آپ یوں فرماتے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امام ہونے
میں اختلاف ہے اصحاب حق میں ایک گروہ حضرت عباس کیطرف تھا ایک
گروہ حضرت علی کیطرف تھا ایک گروہ بعض انصار کا تھا جو خلافت کا مدعی تھا
جنکے جواب میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمان نبوی کا پیش فرمایا

الائمۃ من القریش (۱) ترجمہ امام قریش سے ہونگے اور وزیر

والوزراء من الانصار - انصار سے ہونگے

اور ایک گروہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیطرف تھا۔ اسی گروہ کو جمہوریت حاصل ہوئی گئی اور کامیاب ہوتا گیا۔ فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اسمیں محبوبہ رسول اکرم صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا احترام بھی ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ اس در بار میں دم مار سکے اسی رنج سے شیعہ قول اللہ عزوجل ان تذبحو بقرۃ میں بقرہ سے مراد صدیقہ عائشہ حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتے ہیں یعنی اس حرم کی بہ قسم آبرو ریزی بلکہ جان سے ختم کر دیا جائے۔ استغفر اللہ۔ ان خوارج عثمان کا تفسیر یا حکم فرما دیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ الغنی الحمید اور ایک گروہ بعد رسول اللہ صلعم امام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہونے کے قائل ہیں

(۱) رس یہ کہ عثمانی ازلی حضرات خوارج ہیں اور گری ہوئی تعداد میں نہیں ہیں ملاحظہ فرمائیے جنگ جمل اور صفین کو کہ جن میں طرفداران ہر دو جنگ فدایان عثمان رضی اللہ عنہ بڑے بڑے حضرات عشرہ مبشرہ اور مہاجرین اور انصار اور ہاشمی اور بڑے بڑے قبائل مختلفہ کے لوگ شامل تھے مگر جمہوریہ امامۃ ہذا میں صدیق اکبر کی طرف ہوتی گئی اور تعداد بھی بڑھتی گئی

بیعۃ علی

اور بوقت بیعۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے ہم ہم خیال دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کافی تھے جو مخالف حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے بعض مورخین حضرات نے مخالفین حضرات کی فہرستیں بھی مرتب کر دی ہیں

فرق اجماع اصحاب ثلاثہ اور عثمان رضہ

اب خیال فرماویں کے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اجماع بیعۃ کس قدر قوی ہے کہ کسی فرد واحد عام و خاص مرد اور عورت کو اور صحابی و غیر صحابی کو خلاف نہیں تھا بعد شوری اور مہلت ایام ایک مکان ایک زمان مسجد نبوی

مدینہ منورہ میں بغیر حکم خلیفہ سابق اجماع بیعت روحانی ہوا اعداد اصحاب ثلاثہ میں اس طرح کا اجماع نہیں

فوقیت اجماع صدیقیہ

بدین وجہ کہ بوقت بیعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جسد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھا دفن نہیں کئے گئے تھے لہٰذا اجماع صدیقیہ کو اجماع عثمانیہ پر فوقیت ہے

یہ فوقیت غور طلب ہے

اسلئے کہ مرض رحلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بقول آنحضرت یہ امر خلافت مفتوح ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایتونی بقرطاس اکتب لکم لن تضلوا بعدی حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے والد صدیق اکبر کے لئے کچھ لکھنا مقصود تھا اور دوسرے بعض کہتے ہیں کہ حضرت علی کے لئے کچھ لکھنا مقصود تھا لیکن نہ تو کاغذ لایا گیا اور نہ کوئی جواب دیا گیا اور یہ امر ظاہر ہے کہ آپکی تکلیف کا وقت تھا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حسبنا کتاب اللہ یا رسول اللہ عرض کرنے پر کلام شدید ہو گیا ان کان بالوحی فبالوحی وان کان بالرای فبالرای اگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی غلطی تھی کاغذ نہ لانے میں تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نہیں بچ سکتے اس غلطی کی مد سے بس یہ کہ لفظ ایتونی جمع مذکر مخاطبین ہے اس میں حضرت علی اور بقیہ صحابہ شامل ہیں بلکہ احوط حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تھا جبکہ اپنی خلافت کا علم نہیں تھا بلکہ حسب مشورہ اندر خانہ حضرت عباس بن عبد المطلب اور حضرت علی دعوے تھا اور حضور علیہ السلام کے جنازہ مبارک کو بعد میں دیکھا گیا تو آپ کے لب مبارک ہل رہے تھے نہ معلوم کب سے ہل رہے تھے

جیسے کہ مولانا اخلاق حسین صاحب حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ ۱۸ پر رقم طراز ہیں کہ بعد وفات حضور علیہ السلام کے ہونٹوں میں حرکت جنازہ میں کلام فرمایا کہ بیرا رسیں وما جعلنا بیرا لیس فوق تعلمون اور قبر میں کلام فرمایا جس کو بعض صحابہ نے سنا یہ تو وفات کے بعد فوری بات تھی کہ روح نے جسم کو نہیں چھوڑا لیکن بعد میں تا حشر بھی روح کا وہی تعلق بدن سے قائم رہے گا

جیساکہ منہیں آہ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت اور واقعہ انگشتری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعلق امارت جو سیدنا عثمان سے کنویں میں گر پڑنے ہر دو
کے متعلق کوئی حکم قرار ہے ہیں اس واقعہ سے تو حضرات عثمانی ممکن ہے کہتے ہوں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غذ و قلم طلب کرنے سے کوئی حکم نامہ امارت عثمان اور انگشتری
کی بابت تحریر فرمانا چاہتے تھے ممکن ہے کہ کہتے ہوں کہ تقدم خلافۃ اور حفاظۃ انگشتری اور خلافۃ
عثمان و کتابۃ قرآن بر خلاف تاخیر خلافۃ پھر شہادۃ قتل عثمان یعنی رفع شکوک و شبہات
بصورت تقدم خلافۃ در بارہ کتابۃ و جامعۃ قرآن پاک چاہتے ہیں وہ کہہ سکتے
ہیں کہ اس تقدم میں بھی یہ فائدہ ممکن تھا کہ جو کام اللہ تعالے نے کتابۃ قرآن کا سیدنا
عثمان سے لیا ہے اور اس پر اجماع تیسرے مرتبہ پر ہوا ہے اگر امارت عثمان مقدم ہوتی
اور یہ کام کتابۃ اس وقت ہوتا اور چاہیئے تھا بھی اسی طرح تو یہ اجماع و اختلاف شیعہ
ہرگز نہ ہوتا اور صحیفہ یا بیاض عثمانیہ نہ کہا جاتا اور یہ اجماع متصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھی ہوتا حالانکہ سیدنا عثمان نے تو فرمایا ہے ولقد جمعت و حفظت علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عرضۃ آخیرہ دور جبرئیلیہ پھر دور رسولیہ بھی فرما
چکے تھے وہ بوقت اپنی شہادت مخالفین کے سوال لم کتب القرآن وغیرہ
و شیعہ میں فرمایا تھا القرآن بینی و بینکم و بین الصحابۃ سید محمد انور
شاہ صاحب کاشمیری نے عرف شذی شرح ترمذی میں اس اجماع پر
قلمہ کر دوشنی ڈالی ہے

الحاصل

کہ حضور علیہ السلام نے خلافت کو نامزد فرمانے کیلئے کاغذ و قلم مانگا تو فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ کے عرض کرانے سے بند ہو گیا یعنی خیال ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بموجب
قول باری تعالیٰ

ترجمہ

وشاورهم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ

پر عمل فرماتے ہیں تو ہم بھی اسکے مطابق
عمل کریں گے یا رسول اللہ اور یہ رائے
شماریاں اور اجماع متعدد مرتبہ ہونا ہے جس پر خلافت بنتی ہے کس کس کی تحریر
آنجناب لیتے رہیں گے اور حضور علیہ السلام کی تکلیف کا وقت بھی یہی ہے اور رائے
شماری حقوق عباد سے بھی ہے تو جب حضور علیہ السلام نے حین حیاۃ اپنے اختیار

اور قدرۃ تامہ کو ترک کر دیا اور امر خلافت سپرد صحابہ ہو گیا تو پھر بعد از رحلت آنحضرت کے جثہ مبارک کا ذکر صرف اپنے استدلال بیعۃ ہی کی خاطر برخلاف عرض فاروق اعظم عرض و حمل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیوں لاتے ہو حضور علیہ السلام کو دفن نہ کرنے میں علاوہ دیگر مصالح اور تکفین و تدفین وغیرہ انتظام مطلق بیعۃ بھی ہو سکتی ہے جس کسی کی ہو نہ مقید بیعۃ صدیق اکبر کی غور فرما دیں پھر ایک امام اپنی اپنی تعریف اجماع میں جثہ مبارک رسول اکرم کا ذکر نہیں لایا اور نہ ہی کہا کہ صرف صدیق اکبر کی بیعت ہی کیلئے جثہ مبارک دفن نہیں کیا گیا تھا

ہاں ہاں عرض کرونگا اور ضرور عرض کرونگا کہ جثہ مبارک کی برکت کے طفیل خلافت کے تنازعہ کا فیصلہ فوراً ہو گیا اور امت محمدیہ تکالیف اختلاف و جنگ اندرونی اسلام سے بہ برکت جثہ مبارک محفوظ ہو گئی اور بہ برکت قبر شریف خلافت فاروقیہ عثمانیہ قائم ہوگئیں پھر دیکھا آپ نے کہ دوری قبر شریف سے جنگ جمل و صفین اور ان کے بعد کیا کیا تکالیف پہنچیں اور کس قدر اختلاف بڑھتا گیا اور کتنی بڑی بڑی شخصیتیں شہید ہو گئیں

بہتر اجماع کون ہے

پھر اس پر مکرر غور فرما دیں کہ بہتر اجماع کون ہے اسلئے کہ اجماع میں آئمہ کرام کے اقوال ہیں چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک اجماع اتفاق یعنی اشتراک اعتقاد قول یا فعل یا سکوت میں ہو کسی امر میں اس امت کے تمام ان لوگوں کا جو اس کے اہل ہیں فقیر عرض کرتا ہے کہ سکوت قبل البیعۃ تو غرمشکوک عدم رضا پر دال ہے

اور امام شافعی رحمۃ اللہ سکوت بعد البیعۃ میں مخالف ہیں اس لیے کہ سکوت جسطرح موافقت کے لیے ہوتا ہے ایسے ہی مہابۃ کیلئے بھی ہوتا ہے اور رضا پر دلالۃ نہیں کرتا جیسے عبداللہ رضی اللہ نے فرمایا کہ اس مسئلہ عول میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رعب سے ڈر گیا ہوں اور اپنی حجت پیش نہیں کی

اور امام مالک اجماع اہل مدینہ کے قائل اپنے دلائل مذکور فی الکتب سے ہیں

اور امام احمد بن حنبل اجماع صحابہ کے قائل ہیں

اور بعض لوگ اجماع آل وعترۃ رسول اللہ کے قائل ہیں بدلیل قول النبی صلی اللہ وسلم ترکت فیکم الثقلین ہر امام کی تعریف اجماع کو آپنے ملاحظہ فرمالیا ہے لہٰذا اجماع سیدنا عثمانؓ اجماع بقیہ حضرات سے بہتر ہے اس لیے کہ اولاً اجماع مدنی ہے ثانیاً اجماع اہل بیت ہے ثالثاً اجماع تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابیات رسول اللہ صلی اللہ وسلم ہے اور بغیر حکم خلیفہ سابق نیک جاویکہ مانہ ہے بلکہ یہ اجماع خواص وعوام مرد عورت وغیر اصحاب کا اور بعد ایام مہلت ہے بحوث اجماع کیلیے کتب اصول ملاحظہ ہوں یہ اجماعی تمام صورتیں کلام امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ میں مضمر ہیں یہی وہ اجماع ہے جس کا منکر کافر ہے

جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت اصحاب ثلاثہ روحی فی الحقیقۃ ہے تو جبھی سلسلہ چشتیہ نظامیہ عبیدیہ فردوسیہ موافق حقیقۃ حقہ مذکور مطبوعہ شمس پریس ملتان حسب ذیل ہے اور جواب ہے اس غلط طبع شدہ سلسلے کا جو مخالفین حضرات نے پیش کیا تھا اصحاب سلسلہ چشتیہ حضرات اپنے اپنے سلسلہ درست کرلیں بلکہ پیر حضرت عبدالخالق صاحب سے تجدید بیعت کریں اسلیئے کہ عقیدہ آپ حضرات کا فاسد ہو چکا ہے بیعت درستی عقیدہ بھی ضروری ہے شدم نہ کریں یہ کوئی شدم کی بات نہیں ورنہ تو فقیر کے پاس تشریف لاویں :: یا خواجہ حافظ محمد دلدار بخش صاحب ملتانی صاحب سلسلہ چشتیہ موسویہ کیجانب رجوع کریں افسوس ہے کہ جمیع علیہ خلیفہ روحانیہ صدیق اکبر کے برخلاف عقیدہ رکھنے والے ولایتہ اور سجادگی کے دعوے دار ہیں شعر

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دست نباید داد دست

واضح رہے روحانیہ جامعیۃ لحفظہ قران پاک) جو خاصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے کے بعد تمام روحانیہ کا مرکز صدیق اکبر ہیں آئندہ حالات سلاسل ملاحظہ فرمادیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خداوندا تو ذاتِ کبریا کیواسطے — رحم کر مجھ پر محمد مصطفےٰ کے واسطے

دور کر رنج دلی ہے سخت مجھکو بیکلی — حضرت صدیق اکبر مرتضےٰ کیواسطے

فیض کے ہاتھوں سے مجھکو مقصد کھلا — حضرت فاروق اعظم مجتبےٰ کیواسطے

دو جہاں میں حضرت عثمان کی رکھ لے مجھے — مت خجل کیجیو تو اس صاحب حیا کیواسطے

میں ہوا ہوں سخت زارش درد و محنت میں اسیر
کھول دے مشکل میری شیر خدا کے واسطے

خواجہ حسن بصری کا نام لیتا ہوں شفیع
شیخ عبدالواحد اہل بقا کیواسطے

فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاض
شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کیواسطے

حضرت خواجہ حذیفہ کے لیے غمکسار رحم کر
بو ہبیرہ بصری صاحب ہدی کیواسطے

خواجہ ممشاد کیجئے نظر مرا دل شاد کر
شیخ ابو اسحاق قطب چشتیہ کیواسطے

خواجہ ابدال احمد بو محمد مقتدا
خواجہ بو یوسف صاحب صفا کیواسطے

خواجہ مودود حق و خواجہ حاجی شریف
خواجہ عثمان اہل اقتدا کیواسطے

والئ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن
شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کیواسطے

کام شیرین کر طفیل خواجہ گنج شکر
اور نظام الدین محبوب خدا کیواسطے

دل کو روشن کر طفیل شہ نصیر الدین چراغ
اور کمال الدین کمال اصفیا کیواسطے

دورِ کر ظلمت سراج الدین و دنیا کیلئے
اور علم الحق و دین علم الہدیٰ کیواسطے
حضرت محمود راجن سرور دنیا و دیں
اور جمال الدین حسن صاحب رضا کیواسطے
شیخ حسن اور خواجہ شیخ محمدؒ کے طفیل
اور حضرت یحییٰ مدنی مقتدا کے واسطے
حل کر مشکل طفیل شہ کلیم اللہ ولی۔
اور نظام الدین مقبول خدا کیواسطے
دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر الدین
خواجہ نور محمد رہنما کے واسطے
خواجہ حافظ جمال اللہ پیر معرفت
ہادی عالم گزیدہ اصفیا کیواسطے
پیر پیراں آں خدا بخش شہ مسکین نواز
پیشوائے عارفان ذی العطا کیواسطے
مظہرِ کلمات حق خواجہ عبید اللہ پیر
فانی فی اللہ باقی با خدا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد عبد الرحمٰن کے طفیل
عشق دے اپنا محمد مصطفےٰ کیواسطے
حضرت حافظ محمد خواجہ عبد العلیم
واقف علم لدنی رہنما کے واسطے
پیر ملتانی کے خادم حافظ عبد القدوس
ہاتھ پھیلاتے ہیں ہر دم دعا کیواسطے

ح۔۱۔ اِس شجرہ شریف کو پڑھ کر اپنی مراد کے لیئے دعا مانگیں

سلسلہ شریفہ چشتیہ موسویہ

مولانا خواجہ حافظ اللہ بخش صاحب خلف اعلیٰ حضرت خواجہ محمد حسین بخش صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ متولی درگاہ

میں صدقے خالق ارض و سما کے — میں صدقے جاؤں احمد مصطفےٰ کے
ابوبکر عمر عثمانؓ کے قرباں — میں صدقے شہ علی المرتضیٰ کے
حسن بصری پہ واروں میں دل جاں — میں صدقے عبد الواحد بے ریا کے
کروں قرباں فضیل افضل پہ ایماں — میں صدقے جاؤں بلخی بادشاہ کے
سدید الدین امین الدین کے صدقے — میں صدقے شیخ ممشاد اولیا کے
ابو اسحاق و ابو احمد کے صدقے — میں صدقے بو محمد باوفا کے
میں ناصر الدین و قطب الدین کے صدقے — میں صدقے پیر حاجی بے ریا کے
میں صدقے شیخ ہارونی کے ہر دم — یعنی عثمان ثانی باحیا کے
میں صدقے شہ معین الدین حسن کے — یعنی ہندوستاں کے بادشاہ کے
میں قطب الدین فرید الدین کے صدقے — میں صدقے شہ نظام الاولیاء کے
نصیر الدین کمال الدین کے قرباں — میں صدقے شہ سراج الاتقیاء کے
میں صدقے شیخ علم الدین کے جاؤں — میں صدقے شیخ راجن حق نما کے
میں صدقے شہ جمال الدین حسن کے — محمد پیر پیراں ہدا کے
کروں جاں حضرت یحییٰ کے صدقے — میں صدقے شہ کلیم باخدا کے
نظام الدین ثانی کے میں صدقے — میں صدقے فخر چشتیہ کے
میں حضرت قبلۂ عالم کے صدقے — یعنی نور محمد رہنما کے
جمال اللہ کے میں قرباں جاؤں — یعنی ثانی یوسف خوش لقا کے
خدا بخش اولیا ثانی کے صدقے — میں صدقے شہ نظام الاصفیا کے
خدا بخش اولیا اللہ کے صدقے — حضور موسےٰ پاک چشتی باخدا کے
میں اپنے پیر لاثانی کے صدقے — یعنی ہم نام شاہ کربلا کے

خدایا صدقۂ جملہ سلاسل
خطا کل بخش حافظ پر خطا کے

پڑھ کر اپنی مراد کیلئے دعا مانگیں

کیا تعجب کی حد نہیں کہ اصحاب ثلاثہ روحانیہ کا انکار ہے حالانکہ امر مسلمہ ہے کہ حوادث روحانیہ متزائد یوماً فیوماً مراتب صفات جلال و جمال باری تعالےٰ لاتعد و ہیں مراتب صعودیہ کے

لیئے کامل کی ضرورت ہے جیسی تو صحابی مثل سلمان فارسی و غیر صحابی مستفیض ہوتے رہے ہے

استغناء حضرت علیؓ

جواب ملاکہ روحانیۃ اصحاب ثلاثہ تو مسلم ہوا لیکن حضرت علی مستغنی تھے عرض کیا یہ تو ایک تاریخی کھلا میدان ہے حضرت علی کس طرح مستغنی فیوضات قرانیہ عثمانیہ روحانیہ ہو سکتے ہیں آگے والے سلاسل قرانیہ روحانیہ عثمانیہ کو الفاظ اور غور سے ملاحظہ فرماویں۔

سوال کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا تو کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ کہ صحابہ کو فیض کی ضرورت تھی

جواب اول یہ حکم تو غیر صحابہ کیلئے ہے

جواب دیگر غور فرماویں رسول کامل ہے حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان موسیٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو بغیر میرے اتباع اسکو گنجائش نہ ہوتی اتباع موسیٰ مستلزم نقص نہیں ہے ایسے ہی اتباع صحابہ باہم مستلزم نقص نہیں آپ کو علم نہیں کہ صاحب ملکہ فی الکتب اگر کسی مسئلہ میں اتباع غیر کریں تو مستلزم نقص ملکہ راسخہ نہیں اور غور کریں کہ کیا فرق مابین صحابہ نہیں بلکہ ضرور ہے تفقہ میں روائیۃ حدیث اور زیادتی تقویٰ میں اور سخاوت وغیرہ وغیرہ جواب تیسرا یہ کہ اس حدیث میں مخفی راز ہے ستاروں میں اور ویسے روشنی فرق ہے اور صحابہ میں بھی فرق ہے اس لیئے صحابہ کو بھی حکم ہے کہ بوقت ضرورت صحابہ بھی ایک دوسرے سے مستفیض ہوں تاکہ آپس میں اخوت محبت اور اعتقاد وابستہ رہے اور باہم گویا نسبۃً عام وخاص من وجہ ہے ماسوائے سلاسل قرانیہ عثمانیہ کے جیسے آئیگا اور غیر صحابہ کے لیئے تو مکمل رہنما صحابہ ہی ہونگے اس حدیث سے تخصیص ولایۃ حضرت علی بھی منقوض ومنقوض ہو رہی ہے سو ہر نظر لکم و غیر مفید لکم

ازالۃ شبہ منکر تصوف

سوال۔ تصوف پر کوئی نص قرآنی یا حدیث نہیں ہے جس سے استدلال کیا جا سکے

جواب پہلے اہل کتاب اہل اسلام کو اور قرآن پاک کو ناآشنا تصوف بیان کیا کرتے تھے مثلاً "نکلسن صاحب پروفیسر لیڈن مقدمہ کتاب اللمع میں اپنے خیال کو ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسلامی تصوف یا تو ایرانیوں سے ماخوذ ہے یا یونانیوں سے اور صاحب براؤن نے بھی اسی قسم کے خیالات ظاہر کیے ہیں اور ہندوستان میں بھی غیر مسلم اقوام کہتے تھے کہ ہندوں سے لیا گیا ہے۔ مولانا میر ولی الدین اپنی مؤلفہ کتاب (قرآن اور تصوف) میں صاحب نکلسن مذکور اور براؤن صاحب کے جواب میں لکھا ہے کہ مستشرقین کا یہ محض ایک ظن ہے جو تصوف اسلامی کے اصل ماخذ سے لاعلمی سے پیدا ہوتا ہے

فقیر عرض کرتا ہے کہ وہ زمانہ جہالت ان صاحبان کا چلا گیا تھا اور وہ قائل اور اقراری تصوف قرآنی ہو گئے تھے۔ مولانا ذوقی شاہ صاحب اپنی مؤلفہ کتاب (الہام القاء وحی) ص۵ پر رقمطراز ہیں کہ صاحب نکلسن پروفیسر نے آیات ذیل سے استدلال بر تصوف کیا اور کہا ہے ان آیات میں تخمہائے تصوف یقیناً موجود ہیں اور صوفیائے متقدمین کے لیے قرآن پاک صرف کلام الٰہی نہیں بلکہ خدا سے قرب حاصل کرنے کا ایک ہی بہت بڑا ذریعہ ہے کتاب

اسرار ہے اور نکلسن صاحب لکھتے ہیں کہ جو آیات کہ معراج سے متعلق ہیں غور و خوض کرنے اور بہت مراقب رہنے سے ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات کو خود حاصل کرنے کی کوششیں کی ہیں

نکلسن صاحب بہت بڑی تعلیم عربی کے بھی مالک ہیں اور صاحب الفاظ

بھی ہیں مگر کچھ غلطی کر گئے رہیں اسلیئے کہ ان حضرات نے نقش قدم رسول پر چلنے کی کوششیں کی ہیں تاکہ مشاہدات حاصل ہوں نہ یہ کہ خود آنحضرت کے مشاہدات کو حاصل کرنے کی کوششیں کی ہیں اس میں شمہ بے ادبی ہے اور محال بھی ہے

آیات جن سے صاحب نکلسن نے استدلال تصوف پر کیا یہ ہیں
نمبر ۱۔ اللہ نور السموات والارض
نمبر ۲۔ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن لا الہ الا ھو
نمبر ۳۔ کل شیٔ ہالک الا وجہہ
نمبر ۴۔ ولقد خلقنا الانسان ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید
نمبر ۵۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ نمبر ۶ فمن لم یجعل اللہ نوراً فما لہ من نور
اور مولانا شیخ محمود اور مولانا محمد عبداللہ بٹالوی ثبوت تصوف ان آیات سے کرتے ہیں کہ
نمبر ۱۔ قول اللہ تعالےٰ ویعلمکم الکتاب والحکمۃ حضرات صوفی کہتے ہیں حکمت جس کا ذکر کتاب سے الگ ہے وہ کتاب میں شامل نہیں ہو سکتی یہ وہ علوم باطنی ہیں جن کا صدور آنحضرت صلی اللہ وسلم سے ہے
نمبر ۲۔ قول اللہ تعالےٰ الذین یومنون بالغیب۔ مگر وہ کیا ہے اور کہاں ہے
نمبر ۳۔ قول باری تعالےٰ۔ وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے روح میں ہی ہے۔
کتاب التصوف اسلام مولفہ مولانا عبدالماجد دریابادی بابکی حصہ ۳۲ پر بیان فرماتے ہیں اور یہاں عبادت و احکام کے بجائے مقامات و احوال کی اصطلاحیں ہیں مثلاً تصدیق۔ اخلاص۔ صبر۔ تقوی۔ توکل۔ محبت شوق وغیرہ۔ اور اس تفریق دوگانہ کی سند قرآن پاک سے ملتی ہے ارشاد ہوا ہے

واسبغ علیکم نعمۃ ظاھرۃ وباطنۃ سورۃ لقمان طریقہ باطن نعمت ہے
کتاب قرآن اور تصوف مولفہ میر ولی الدین صاحب قول باری تعالے
یعلمکم الکتاب والحکمۃ حکمت تزکیہ اخلاق جسکے متعلق فرمایا بعثت
لاتمم مکارم الاخلاق تعلیم کتاب اور حکمت اور فلاح دارین کا
مدار تزکیہ اخلاق قرار دیا گیا اس لیئے کہ فرمایا قد افلح من زکیھا وقد
خاب من دسّٰھا اب تصوف کے انکار کی گنجائش نہیں رہی اور نہ
کسی کو یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ اس کو غیر اسلامی چیز قرار دیوے علامہ
سید امیر علی صاحب تفسیر مواہب الرحمٰن ذیل حکمت تفسیر کرتے ہیں یعنی بد
اخلاقیاں ظلم وفسق وفجور وغیرہ بداعمالیاں سے پاک کرے یعنی علم کے ساتھ عمل
کو جمع کرے

معانی حکمت

(۱) الحکمۃ علم یبحث فیہ عن حقائق الاشیاء علی ماھی
علیہ فی الوجود بقدر الطاقۃ البشریۃ فھی علم نظری
نمبر۲ الحکمۃ ھی ھیئۃ القوۃ العقلیۃ العملیۃ المتوسطۃ
بین الجربزۃ التی افراط ہذہ القوۃ والبلادۃ التی ھی تفریطھا
نمبر۳ الحکمۃ تجیٔ علے ثلاثۃ معانٍ الاول الایجاد والثانی العلم والثالث
الافعال المثلثۃ کالشمس والقمر وغیرھما وقد فسر ابن عباس
(۴) وقال الحکمۃ فی القرآن بتعلم الحلال والحرام
(۵) وقیل الحکمۃ فی اللغۃ العلم مع العمل
(۶) وقیل الحکمۃ یستفاد منہا ما ھو الحق فی نفس الامر
بحسب طاقۃ الانسان
(۷) وقیل کلام وافق الحق فھو حکمۃ (۸) وقیل الحکمۃ ھی الکلام
المعقول المصون عن الحشو

نمبر۱ الحکمۃ الٰہیۃ علمٌ یبحث فیہ عن احوال الموجودات الخارجیۃ
المجردۃ عن المادۃ التی لا بقدرتنا واختیارنا
نمبر۲ قیل ھی العلم بحقائق الاشیاء علی ما ھی علیہ والعمل بمقتضاہ
ولہذا انقسمت الی العلمیۃ والعملیۃ
(۱) الحکمۃ المنطوق بہا ھی علوم الشریعۃ والطریقۃ
(۲) الحکمۃ المسکوت عنہا ھی اسرار الحقیقۃ التی لا یطلع
علیہا علماء الرسوم والعوام علی ما ینبغی اھ (تعریفات سید الشریف

ازالۂ شبہ منکر تصوف عاملین صالحین

نمبر۳ کہ یہ حضرات جن کو صوفی کہا جاتا ہے اور جس مسلک پر ان کو گردانا جاتا
ہے اور انھیں کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے ان کی کیا ضرورت ہے ماسوائے ان کے
ضرورت تصوف پوری کیوں نہیں ہو سکتی ہر آدمی کو اپنی تعلیم کافی ہے

(جواباً گذارش ہے)

عرض کہ قول باری تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم (سورہ نساء)

قول باری تعالیٰ فاذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ
الی الرسول والی اولی الامر لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم (سورہ نساء)

یہ ہر دو آیات اپنے عموم پر ہیں تاوقتیکہ کوئی نص خلاف نہ ہو اس لیے مراد اولی الامر
اکابر صحابہ لئے جاویں یا اکابر صحابہ ذوی رائے لئے جاویں یا ذوی رائے صحابہ مراد
لئے جاویں یا مطلق صحابہ لئے جاویں حسب فرمان اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اھتدیتم مگر بعد میں اولی الامر کی بھی ضرورت ہے اس لیے ائمہ اربعہ امام اعظم امام
مالک رحمہم اللہ وغیرہ اپنے اپنے مسلک کے لیے اولی الامر تسلیم کئے گئے ہیں اسیطرح شیخ عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ اور غوث العالمین بہاء الدین زکریا ملتانی اور قندیل نورانی امام ربانی مجدد
الف ثانی رحمۃ اللہ اور خواجہ اجمیری وغیرہ حضرات اولی الامر ہیں بہتر تو یہ ہے کہ جامعۃ

عا قولہ تعالیٰ: فاسئلوا اھل الذکر ...

ہوئے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے کرام میں بھی ورنہ بصورة افتراق الطاعة اولی الامر اٹھ ارلعبہ اور متقی ہادی مرشد اولی ہے مقابلہ میں فاسقہ فاجرہ حکومت کے اور آیۃ شریفہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کا بھی یہی مقصود وجوبی ہے قال اللہ تعالٰی

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ

وسیلہ اللہ تعالی کی طرف پناہ لینا بندگان خاص کے ساتھ ہے اور تقرب مشائخ عظام اور فقراء کرام رحمہ اللہ کیطرف ہے شاہ عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ تعالٰے دوران مذاکرہ وسیلہ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ شرائط بیعۃ کے لئے استدلال اس آیۃ شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے مراد ایمان لیا جاوے کیونکہ خطاب اہل ایمان ہی سے ہے۔ اور جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا اس لیے کہ وہ تقوی میں داخل ہے اس لیے کہ تقوی ہی عبادت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے ایسے عمل صالح مراد نہیں کیونکہ وہ بھی تقوی میں داخل ہیں جس عمل کا ایک حصہ جہاد بھی تھا یعنی کل اعمال صالحہ تقوی میں داخل ہیں اور عمل صالح ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد جہاد وغیر جہاد صوم وصلوۃ حج زکوۃ وغیرہ وغیرہ ہیں لہٰذا وسیلہ سے مرشد اور ہادی رہبر کامل مراد ہے تاکہ قاعدہ مقتضیہ مغایرۃ بین المعطوف والمعطوف علیہ برقرار رہے۔ جب سالک کو انسان کامل حاصل ہو تو مجاہدات مختلفہ وریاضات شاقہ ذکریہ وغیرہ ذکریہ میں کوشاں ہو تاکہ فلاح ہو جو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے۔

ایک اہم سوال

اگر آپ حضرات اصرار فرماویں یا اور کوئی تاویل ناکارہ نکال ماریں کہ وسیلہ سے مراد عمل صالح ہے تو

جواب فقیر یہ ہے

کہ حصول یا درستی اعمال صالحہ کے لیئے اور راہ راست پر آنے اور شکوک و شبہات

دور کرنے کیلئے کسی مرد کامل کی تلاش بھی ایک عمل صالح ہے
تو مرد کامل عمل صالح وسیلہ کے وسیلہ ہوئے

جواب دوسرا

آپ حضرات کے قبلہ صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید صراط مستقیم ص۵۶ پر مراد وسیلہ مرشد کامل لکھا ہے اس کا بیان اس طرح پر ہے کہ بے شک مرشد اللہ تعالےٰ کے رستے کا وسیلہ ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ (یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون) یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف پہنچنے کے لیئے وسیلہ ڈھونڈو اور اس کے رستے میں جہاد کرو شائد نجات پاؤ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے نجات کے واسطے یہ چار چیزیں ایمان اور تقوی اور وسیلہ کا طلب کرنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا فرمائی ہیں اہل سلوک اس آیۃ کو سلوک کیطرف اشارہ سمجھتے ہیں اور وسیلہ مرشد کو جانتے ہیں پس حقیقی نجات کیلئے جہاد سے پہلے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے اور سنت اللہ بھی اسی طرز پر جاری ہے اس واسطے رہبر کے سوا راستہ پا لینا نہایت دشوار اور کمیاب ہے پس مرشد اُس شخص کو بنانا چاہیئے جو کسی طرح شریعۃ کے مخالف نہ ہوں۔

یعنی بعد مرشد بنانے کے حکم مرشد سے مجاہدہ شروع کرے جس طرح صحابہ کیا کرتے تھے

جواب تیسرا

سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیۃ شریفہ اولٰئک الذین یدعون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب ویرجون رحمتہ یخافون عذابہ میں لفظ ایھم پر نظر فرمادیں جو کہ ذی العقول کے

لیے ہے اب تو بالکل واضح ہو گیا ہے کہ مراد وسیلہ مرد کامل ہے اور آیۃ شریف

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ کی

عامۂ مفسرین خطاب لسائر المکلفین تفسیر فرمائی ہے جو کہ وجوب بیعۃ پر دال ہے

اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نعمان بن ثابت بن زوطہ کوفی اس قدر وفور علم وعقل

مجتہد صاحب مذہب شریعۃ بوجہ وجوب بیعۃ توجہ بخدمت فضیل عیاض رحمہ اللہ صرف

فرمائی اور انسے ذکر لیا اور خرقہ بھی حاصل کیا نیز رجوع بحضرت امام جعفر صادق کیا خرقہ بھی [illegible]

واجازت حاصل کی وامام محمد رحمہ اللہ رجوع بحضرت داؤد طائی رحمہ اللہ کیا اور

حاصل کیا وحضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بحضرت حاتم اصم رحمہ اللہ بیعۃ کی اور

مرید ہوے اور حضرت حاتم مرید حضرت شقیق رحمہ اللہ تھے اور امام شافعی

بحضرۃ ہبیرہ بصری بیعۃ کی اور اجازت وخرقہ حاصل کیا اور حضرت احمد بن حنبل رحمہ اللہ بیعۃ

حضرت بشر حافی صاحب رحمہ اللہ سے کی اور خرقہ حاصل کیا اس جگہ پورا

اس قسم کی تفصیل کی گنجائش نہیں اور واقعی یہ درست ہے کہ ایک فن

بلا جال کسی فن میں قدم بغیر رہبر کے رکھنا کم عقلی ہے تو پھر اس برتر عالی

فن وصول الی ذات پاک اور مراتب صفات جمال وجلال اور بیماریٔ

نفس اور اسکے شعبہائے مختلفہ پھر انکے علاج ہائے متنوعۃ الاقسام

کے لیے کسی طرح ایک معالج ماہر صحیح العلم والعمل کی ضرورۃ ہو

واقعہ حدیث شریف ایک قاتل ۹۹ آدمی کو جب خوف خدا ہوا تو بخشش کے لیے مرد کامل کی

تلاش کو نکلا۔ تو آگے جواب ملا کہ تیری بخشش نہیں ہو سکتی تو اس کو بھی قتل کیا تو مقتولین ایک سو ہو گئے

پھر خوف خدا سوار ہوا۔ معلوم ہوا کہ فلاں شہر میں میری درستی کے لئے ایک آدمی ہے۔ اس کی طرف روانہ ہوا تو راستہ میں مر گیا۔

ملائکہ جہنم اور جنت کا تنازعہ ہوا۔ ملائکہ جہنم کہتے ہیں کہ قاتل عوام وخواص ہے۔ ملائکہ جنت کہتے ہیں کہ اپنی درستی کیلئے مرد کامل کی تلاش میں

جا رہا ہے لہذا جنتی ہے فیصلہ ہوا دربار الٰہی سے حکم حاصل کریں۔ حکم ہوا کہ زمین کی پیمائش کیجائے اگر مرد کامل کے نزدیک ہے تو جنتی ہے ورنہ

جہنمی۔ ملائکہ واپس ہوئے حقیقت میں قاتل میت مقام روانگی کے قریب جہنمی تھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا طیبی ارضی (میری زمین تو

(مرد کامل کی طرف سے) سمٹ جا۔ ملائک نے تیز رفتار میں آ کر پیمائش کی تو مرد کامل کے قریب جنتی تھا۔ وہ میت انما

الاعتبار بالخواتیم۔

مولانا رومی صاحب نے کیا اچھا حکم فرمایا

رو بجو یارے خدائی را تو زود | چوں چنیں کردی خدا یارے تو بود
در بدر می گرد رومی رو بجو | جستجو کن جستجو کن جستجو!
قصد ہر درویش مسکین بگیر آن | چوں نشاں یابی بجز مسکن طواف

بیعت سنت رسول ہے

چشمہ نبوت کی کرنیں اور شعائیں جو صحابہ کرام میں جذب ہو چکی تھیں اس لیئے وہ تمام کے تمام ہمارے لئے سرتا پا قولاً فعلاً مجسم ہمارے لیئے مقتدا اور رہبر تھے اس لیئے فرمایا اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر اور فرمایا علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین اور فرمایا اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی یہ تمام آیات سنۃ بیعۃ نبوی یعنی سنۃ بیعۃ پر تنبیہ ہے کہ یہ سنت بیعت نبوی تا قائم دائم رہے جس طرح بقیہ سنتوں کے اجرا پر تاکید ہے اس سنت بیعۃ پر بھی تاکید کی جا رہی ہے۔ فقیر عرض کرتا ہے مجھے اللہ قسم یہی وہ امر ہے جس کے لیئے آپ مبعوث ہو رہے تھے

جواہر غیبی مصنفہ حضرت مظہر علی شاہ صاحب طبع نولکشور ص ۷۰۹ فرماتے ہیں

در دیار مغرب و اطراف آن بعضے سلسلہا ہستند کہ نسبت خود را بہ بعضے خلفاء راشدین میرسانند

ترجمہ اور مغربی ممالک اور انکے اطراف میں بعضے سلاسل ہیں کہ اپنی نسبۃ روحانی کو بعض خلفائے راشدین تک پہنچاتے ہیں

جواہر ص ۳ ابتدا برآمدن ایں تمام سلاسل از رسالت است صلی اللہ علیہ وسلم و از ایشان بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ است

ان تمام سلاسل کی ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صدیق اکبر فاروق اعظم و غنی عثمان رضی اللہ عنہ سے ہے

راقم کا ان سلاسل کے نقول مختلف کتابوں سے جمع کرنے اور باہم ترتیب دینے میں کافی وقت خرچ ہوتا مگر حسن اتفاق الٰہی سے شیخ محمد منظور حسن صاحب

نبیرہ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی آفیسر اشتمال اراضی بعض کتابیں عربی فارسی کے فہم تفہیم کیضرورت کو مجھ پر ظاہر فرمایا۔ آپ کے ہاں چند بہترین کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ ان کی پڑتال میں آئینہ تصوف مطبوعہ رام پور مؤلفہ حضرت مولانا شاہ محمد حسن صاحب جو ۱۲۵۵ھ کی کتاب ہے مل گئی اسمیں ص ۲۱۰ پر ہے۔ بیعتہ حضرت علی رضی اللہ صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ و ذوالنورین رضی اللہ عنہم سے روحیہ بھی اور نہیں ہے یہ بیعتہ صرف سلطنتہ ظاہریہ بلکہ باطنیہ بھی ہے۔ غور فرمادیں کہ جس بیعتہ روحیہ پر اتفاق اور اجماع ہے مشائخ عظام اور علمائے کرام تو پھر چاہیئے صرف بعض علماء سوء کو اور جاہل گدی نشین کو کہ اپنی فہم سقیم کی اصلاح کریں۔ فقیر عرض کرتا ہے جس شخص کے اوقات خلافتہ علی رضی اللہ عنہ اور خلافتہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ختم ہو جائیں۔ وہ سلاسل قرانیہ روحانیہ کی طرف کب آئے۔ کس طرح ترقی کرے مولائے روم نے صحیح فرمایا ہے سے ای گرفتار ابوبکر و علی + نورحق کے برتو گردد منجلی (ا نور قرآن بذریعہ عثمانؓ

فقیر کا باآواز بلند عرض ہے

کہ خلافتہ بلافصل علویہؓ صدیقیہؓ میں بغیر بحث کئے ہوئے آئے۔ سلاسل قرانیہ روحانیہ میں داخل ہو جائے۔ یہ سلاسل افضل اور اصل الاصول ہیں، دنیا بھر کے تمام سلاسل کے اور جامعیتہ ہے ان میں۔ باقی تمام سلاسل انہیں سلاسل سے خوشہ چین ہیں تمام اذکار سلاسل دنیا انہیں سلاسل کے اذکار کی شاخیں ہیں۔ اور انہیں میں اسم اعظم سرالاذکار پاس انفاس حبس دم جذب سکوت وغیرہ تمام موجود ہیں۔ بلکہ خواص آیاۃ اور خواص سورۃ ہائے اور اعمال قران پاک بطریقہائے مختلفہ بھی موجود ہیں۔

روضۃ احباب فارسی ہے۔ تفضیل غنی عثمان بر جمیع صحابہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفت عبدالرحمٰن کہ از نقاد علماء حدیث مرد می گشتہ کہ دو خصلت غنی را ثابت است کہ ابوبکرؓ و عمرؓ را نیز نیست یکے نوشتن مصاحف و ارسال آن بہ بلدان و آفاق کہ موجب سدباب اختلاف در قران گشتہ دوم مصابرت در راہ حق و بذل نمودہ جان خود را من میگویم کہ دیگر خواص قولاً فعلاً کثیر نیز دارد کہ جمیع صحابہ ازاں خالی اند

ابیات خواصیہ

کہ از عبدالرحمٰن بن مہدلیست + بتعریف عثمان چنین مردلیست

لبعثمان دو خصلت قدیم اندلس + ز اصحاب دیگر نہ در ہیچکس
یکے آنکہ بنوشت مصحف علیٰ مدام + بآفاق بفرست ہر صبح و شام
دوم در شہادہ لبے صبر داشت + لوائے صبوری لبسے بر فراشت
ز شامی اسلام بود آں سعید + نہ ہرگز در دغے از و شار پدید

اور اس کتاب آئینہ تصوف میں اکثر سلسلے بھی معہ تفصیل درج ہیں۔ بندہ انہیں بکے لبعینہ نقل کرے گا۔ الا ماشاء اللہ مع زیادۃ یسیرۃ بتیم الفائدۃ۔۔۔ سلاسل صدیقیہ اور فاروقیہ اپنے اپنے مقام میں مفصل مرقوم ہو چکے ہیں۔ مگر مختصراً تبرکاً اس جگہ بھی درج کئے جاتے ہیں۔

سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ آئینہ تصوف

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (۴) حضرت قاسم بن محمد عبد اللہ (۵) حضرت امام جعفر صادق (۶) حضرت ابا یزید بسطامی رح (۷) خواجہ عبد اللہ مغربی محمد (۸) حضرت شاہ ابوسعید اعرابی رح (۹) حضرت ابوالحسن خرقانی رح (۱۰) خواجہ ابوالعلی فارمدی رح (۱۱) حضرت سید علی یوسف رح (۱۲) خواجہ عبد الخالق (۱۳) خواجہ محمد عارف رح (۱۴) خواجہ ابوالخیر صاحب فغفوری رح (۱۵) خواجہ علی رحمتنی صاحب رح (۱۶) خواجہ محمد بابا صاحب رح (۱۷) خواجہ سید امیر کلال صاحب (۱۸) خواجہ بہاؤ الدین رح صاحب نقشبندی (۱۹) حضرت محمد یعقوب چرخی رح (۲۰) حضرت عبد اللہ احرار (۲۱) حضرت محمد زاہد صاحب (۲۲) حضرت محمد درویش صاحب (۲۳) خواجہ آدم امکنگی (۲۴) خواجہ باقی باللہ صاحب رح (۲۵) حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (۲۶) حضرت سید آدم بنوری (۲۷) حضرت شیخ عبد اللہ صاحب (۲۸) حضرت شیخ مالوں شاہ صاحب (۲۹) حضرت اخون شاہ نعیم کامی (۳۰) حضرت اخون شاہ سادنی۔ خواجہ عبد الکریم قطب الدین (۳۱) حضرت غلام شاہ معصوم۔ (۳۲) محمد امیر شاہ قطب الارشاد (۳۳) حضرت شاہ محمد حسن (۳۴) حضرت شاہ محمد مقصود صاحب ۔۔۔۔۔ (۳۵) فقیر عبد الستار شاہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لبعض دشمنان دین کے ذریعے زہر دی گئی تھی اور اسی زہر سے آپ شہید ہوئے۔ جیسا کہ جواہر غیبی ص ۱۰۳ پر ہے نوٹ علی بذریعہ امام المصاحف کر دئے تاکہ اختلاف قرات مٹ جائیں اور فتنہ و فساد کے دروازے بند ہو جائیں

۲ قولہ سامی ... چونکہ لفظ ترین یعنی اول المصاحف ہیں ۳ حضرت رضی اللہ عنہ کے کلام سے ثابت ہے ۔ دیوان عثمان ص

۵ زہر دادہ شہید شارند در خیطرہ + حضرت سرور دو عالم دفن کردند

بعض مورخین کو مغالطہ ہوا اور انہوں نے دوسرے قسم کی زہر کو لکھ مارا۔ پھر اس کو روایات میں خوب مشہور کیا۔ اصحاب سلاسل اپنے سلسلے درست کر لیں۔

سلسلہ فاروقیہ اویسیہ آئینہ تصوف ص ۳۲۰، ۸

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (۳) حضرت اویس قرنی عاشق رسول مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ (۴) حضرت ابوموسیٰ راعیؒ (۵) حضرت ابو عمران راعیؒ (۶) خواجہ فضیل بن عیاضؒ (۷) حضرت ابراہیم ادہم بلخیؒ (۸) حضرت حذیفۃ المرعشی (۹) حضرت ہبیرۃ البصریؒ (۱۰) حضرت ممشاد دنیوریؒ (۱۱) حضرت ابواسحاق شامیؒ (۱۲) حضرت ابواحمد ابدال چشتیؒ (۱۳) حضرت محمد زاہد مقبولؒ (۱۴) حضرت ناصر الدین یوسفؒ (۱۵) حضرت قطب الدین مودودؒ (۱۶) حضرت سید محمد عبداللہؒ (۱۷) حضرت بی بی مریم خاتون (۱۸) حضرت شیخ فرید گنج شکر (۱۹) حضرت شیخ محمد بدر الدین (۲۰) حضرت شیخ علاؤ الدین (۲۱) حضرت شیخ معز الدین (۲۲) حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ (۲۳) حضرت شیخ اسماعیل (۲۴) حضرت مشکل کشا بندگی عبدالقدوس گنگوہی (۲۵) حضرت جلال الدین تھانیسری (۲۶) حضرت نظام الدین صاحب (۲۷) شاہ ابوسعید گنگوہی۔ (۲۸) حضرت محمد صادق گنگوہی۔ (۲۹) شاہ داود گنگوہی۔ (۳۰) حضرت شاہ ابوالمعالی (۳۱) حضرت میراں سعید شاہ بھیک (۳۲) حضرت شاہ عنایت جیو (۳۳) حضرت شاہ عبدالکریم۔ (۳۴) حضرت غلام شاہ معصوم (۳۵) حضرت شاہ محمد قطب الارشاد۔ (۳۶) حضرت شاہ محمد حسن صاحب (۳۷) حضرت شاہ محمد مقصود صاحب — متعنا اللہ بطول ل حیا ر

(۳۸) فقیر سید عبدالستار شاہ نوری فاطمی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بہت ترغیب فرمائی، دربارہ حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ اگرچہ آپ افضل تھے۔ روایۃ صحاح میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے بعض صحابہ کو فرمایا کہ اویس رضی اللہ عنہ سے استغفار طلب کرو باوجودیکہ صحابہؓ افضل ہیں حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے تو شراح و محشیان ہذا حدیث بیان فرماتے ہیں۔ ولکن قال علیہ السلام استغفروہ تطییباً لقلب الاویسؓ

یعنی حضور علیہ السلام کا صحابہ کو فرمانا کہ حضرت اویس سے استغفار طلب کرد۔ تطبیب قلب اویس رض کے لئے تھا۔ ممکن ہے کہ تعلیم امت کے لئے حکم ہو۔ کہ ہر فرد اعلے نفس کُشی بدین طریق گرے کہ ادنی سے استفادہ حاصل کرے کلمتہ الحکمتہ ضالتہ الحکیم فہو احق بہا حیث وجد ھا۔ ممکن ہے کہ اس سے حکم مشائخ امتہ کو ہو کہ خود بخود چل پھر کر مستحقین کو فیضان دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ممکن ہے کہ انہیں سے غمزدہ دل حضرت حضرت ادریس رض کو اس طلب استغفار سے تسکین ہو۔ اس لئے کہ وہ نعمتہ صحبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ خدمتہ والدہ محترمہ حسب فرمان نبوی حاصل نہ کر سکے اور وہ صحابہ کے طالب استغفار۔ اور ساتھ ہی بیان کہ یہ طلب حسب فرمان نبوی ہے، سے مطمئن ہو جائیں اور یہ ہٹتی درد فراق عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر محبوب کے عطایا اور وصایا سے آبر اشی ہو اور تسلی ہو جائے۔ تاکہ اس قسم کے عشقی جاذبہ کی وجہ سے جزع فزع اور غیر موزوں امور سے محفوظ ہو جائیں۔ انہیں وجوہات کی بنا پر حضرت فاروق رض بہت احتیاط سے حضور علیہ السلام کے عطایا بھی دئے اور وصایا بھی فرمائے۔ اور فیوضات بھی دئے۔ جس پر حضرت اویس رض کو خلافت مع التبرکات حاصل ہوئی۔ اصحاب سلاسل اپنے سلاسل درست کرلیں۔ فقیر کے علم میں ہے۔ بعض حضرات مشائخ بھی اسی طرح فیضان دیتے ہیں۔ ساتھ ہی ان کی حوصلہ افزائی بھی مناسب الفاظ میں فرماتے ہیں۔

احوال و سلاسل روحانیہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئینہ تصوف

"بتاریخ ۹ ار رمضان المبارک ت سال ہفت ماہ عام الفیل آپ پیدا ہوئے۔ بحوالہ آپکے والد ماجد تواریخ ابو عامر سے لکھا گیا"۔ اس میں شک نہیں کہ امیر المومنین سیدنا غنی عثمان مثل ایک چشمۂ جاریہ کے تھے۔ آپ سے مختلف اقسام کے سلاسل روحانیہ جاری ہوئے۔ بعض کا ہم کو علم ہے اور بعض کا علم تفصیلی نہیں اور صرف سماع اجمالی کافی نہیں۔ تاوقتیکہ وہ سلاسل مفصل تحریراً نہ ملیں۔ حضور علیہ السلام کے فرمان انزل القرآن علی سبعتہ احرف کے متعدد معانی بتلائے گئے ہیں۔ بعض محدثین نے سات قراتیں بھی بتلایا ہے۔ اور اداء الحروف علی ما انزل یعنی سلسلہ تجوید والقراءۃ کے اصل الاصول بھی آپ ہیں ساور مصحف آنجناب کا امام المصاحف ہے اور یہ امام المصاحف

آنجناب کے صاحبزادہ خالد بن عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ یہ وہ قرآن عظیم ہے جو بوقت شہادت آنجناب کے خون مبارک سے رنگین ہوا تھا۔ اور خالد بن عثمان رضی اللہ عنہما کی اولاد کے پاس وراثۃً منتقل ہوتا گیا اور یہ قرآن کریم جنگ صفین میں بھی موجود تھا۔ جس کی برکت سے غلبہ ہوا۔ لوگ اس سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔

یہ امر واضح ہے محتاج بیان نہیں کہ حاملان سلسلہ علم التجوید والقراۃ بلند ترین مشائخ اور وہ سلفاً خلفاً مقتداء اور رہبر تھے کہ امر الدین وہو المقصود الاہم والعمدہ العظمی ہر انسان ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حقیقتہ تفضیل قران الکریم علی بقیۃ الکتب المنزلہ المنسوخہ ان قرائتہ فی النظم المفرد بالقادۃ النفع وذکر اللہ فیہ اکثر وقراءتہ مع العلم بمعانیہ والتدبر والتفکر بحقائقہ ومع العمل لظواہرہ افضل من العالم غیر العامل الصالح ومن الجاہل الصالح العامل اور اصحاب سلسلۃ علم التجوید والقراءۃ کانوا کلھم رضی اللہ عنھم بھذہ المثابۃ والدرجۃ الرفیعۃ اس لئے کہ اسلاف خلف کامل کو یہ اجازۃ سلسلہ عطا فرمایا کرتے تھے۔

فی زمانہ پیروں کی گدی وراثت ہے یا جاہل مرید کو اجازۃ بیعۃ وخلافتہ دے دیتے ہیں۔ اصحاب سلسلہ ہذا ایں اس طرح نہیں تھا۔ ہاں ہاں البتہ ان حضرات کی کڑی نگرانی پہلے مرحلہ بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "وھو اداء الحروف علی ما انزل" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مگر بعض کوتاہ نظر طبیعتیں اسی ہی مرحلہ سے منزل مقصود کو خیال کر لیتے ہیں جس طرح بعض کوتاہ فہم معمولی کشف مغیباۃ سے ولایۃ مقصود تصور کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اصل منازل ہزارہا کوسوں ان ہر دو منزلوں سے آگے بہت دور ہیں۔ ھکذا صورۃ سلسلۃ علم التجوید والقراءۃ۔

آگے صفحہ پہ ملاحظہ ہو۔

۳۲ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الآخذ
عن رب العلمین عزّ اسمہٗ
عن جبریل الامین علیہ السلام
۲ قاری عبدالرحمن المکی الالہ آبادی
۳ ابراہیم سعد رح
۴ حسن بدیر رح
۵ محمدن المتولی رح
۶ احمد التہامی رح
۷ احمد سلمونہ رح
۸ ابراہیم العبیدی رح
۹ عبدالرحمن الاجہوری
۱۰ احمد البقری رح
۱۱ محمد البقری رح
۱۲ عبدالرحمن الیمنی
۱۳ شیخ شحاذۃ الیمنی
۱۴ ناصر الطبلاوی رح
۱۵ زکریا الانصاری رح
۱۶ رضوان العقبی رح
۱۷ محمد النویری رح
۱۸ محمد الجزری رح
۱۹ ابن لبان رح
۲۰ احمد صہر الشاطبی
۲۱ ابوالحسن علی بن
۲۲ ابوداؤد سلیمان بن نجاح رح
۲۳ ابوعمر الدانی رح
۲۴ ابوالحسن طاہر بن غلبون رح
۲۵ ابوالحسن علی بن محمد بن صالح الہاشمی رح
۲۶ ابوالعباس احمد بن سہل الاشنانی رح
۲۷ ابومحمد عبید بن الصباح رح
۲۸ حفص رض صاحب الروایۃ
۲۹ امام عاصم بن ابی النجود رض
۳۰ زر بن حبیش الاسدی رح
۳۱ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ
۱ محمد عبدالوحید الالٰہ آبادی خادم المدرسۃ العالیہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ
فقیر سید محمد عبدالستار شاہ غوث گڑھ قلعہ قدیم ملتان شہر

مقصود فقیر نقل سلاسل کتاب آئینہ تصوف سے تھا۔ اس نے لکھا ہے "کہ بتاریخ ۲۳ ربیع الاول ۸ھ ہجری میں شب جمعہ کو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان رض غمنہ زاد رسول اکرم کو بعد نماز عشاء ہمراہ لے کر جانب مسقط روانہ ہوئے۔ قریب پانچ ہزار قدم کے جا کر ایک درخت کیکر آیا۔ اس کے نیچے قیام فرمایا۔ وہاں تین درخت خرمار کے باہم مگر اس قدر فصل کے تھے۔ کہ مشرق سے غرب کو ستر قدم اور غرب سے شمال ۷۲ قدم اور شمال سے مشرق کو ۱۵ قدم حضرت رسالتمآب نے حضرت عثمان رض کو بنا بر تعلیم باطن روبرو ئے خود بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف فرما کر کلاہ مبارک اپنی اوڑہائی۔ اور عمامہ سبز ولایت کے شہنشاہ کو اپنے ہاتھ سے باندھا۔ اور خرقہ انوار تجلیات کا پہنایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی حضرت موصوف کو عطا فرمایا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطنی کے قرآن مجید اور جملہ امور اور معاملات ضروریہ کی اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے سلسلہ تعلیم طریقت میں صاحب باطن کو ترقی کیفیت عروجی قرآن مجید کے تلاوت سے ہوا کریگی۔ اور جو حافظ بحصول تمہارے شجرہ اجازت کے تلاوت کیا کرے گا۔ وہ خدا سے ہمکلام ہوگا۔ جو ناظرہ خوان بحصول اس شجرہ اجازت کے قرأۃ کیا کرے گا۔ اس سے خدا ہمکلام ہوگا۔ اور صاحب عمل زکوٰۃ اور نصاب کا بھی آیت قرآن بغیر اجازت اس شجرہ تمہارے نام کے حصول وکمال و تمام اثر دعوت عمل اور حفاظت رجعت سے محروم ہوگا۔ اسی واسطے عاملوں کو نتیجہ عمل کا مرتب اور مفاد حاصل نہیں ہوتا ہے۔ از قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمرتبۂ طریقت یعنی بیچ احادیث طریقت کے راوی حضرت عائشہ رض و ابوہریرہ رض ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ مرتبۂ ملکوت میں آنجناب نے شہادت پائی۔" اور وفات والد صاحب میں اختلاف ہے کہ شہید ہوئے یا نہ۔ مگر قول اول صحیح ہے مکتوب نطاب ہے آپکا۔ یعنی کتاب کلیات حیات ہے اور آپ کے خلیفے حضرت ابو عبدالرحمٰن صاحب حق ہوئے اور آپ نے انکو خلافت جزی مرفوع عطا فرما کر خطاب اکبر الادیان فرحت مرحمت فرمایا۔ بیان اس کا سلسلہ عثمانیہ اجازت قرآن مجید میں ہوگا۔ مطالعہ ناظرین میں ہوگا۔ کرامتیں آپ سے جلی و خفی کافی صادر ہوتیں جو مندرجہ مکتوب نطاب تھیں۔ بیعت روحی یعنی فیضان باطنی معنی آپ کو کمال کلی حاصل ہے۔

باب ہفدہم درحالات سلاسل عثمانیہ مشتمل بر سہ فصل آئینہ تصوف

واضح ہو کہ یہ خاندان عالیہ نو سلسلوں سے جاری ہے مگر چونکہ اختصار پر نظر ہے اس واسطے صرف تین سلسلے اسباب میں درج کئے جاتے ہیں اور چھ کتاب شجرات رحمانیہ میں درج ہیں اور یہ باب بھی تین فصلوں سے مشتق ہے۔

فصل اول دربیان سلسلہ عثمانیہ شجرہ اجازت قرآن مجید کریمیہ سعیدیہ اول

اس سلسلہ خاص کا اصول اور کیفیت یہ ہے کہ طالب صادق دراصل مرشد کو قرآن مجید فرقان حمید کی اجازت دیجاتی ہے۔ مثل

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عنایت فرما کر کیفیت کلی عملی وباطنی و عملی ظاہری قرآن مجید پر قادر کردیا تھا۔ اور اس کیفیت کا انہیں حضرت کو اختیار کلی فرمایا تھا۔ چنانچہ کل حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کیفیت کے انہیں سے مستفیض ہوئے یہ کیفیت مرفوع حضرت عثمان غنیؓ سے اس فقیر تک سینہ بسینہ وصل ہوئے

اور اب فقیر اس کیفیت کا مجاز ہے کہ جس خدا دوست کو چاہے یہ کیفیت عطا کرنے اور اس کیفیت مرفوع کی قدر قدردان سمجھتا ہے کوئی شخص مطیع لفنس یہ کہے کہ کلام مجید کی کیا اجازت ہے یہ فیضان عام ہے۔ خلق اللہ تلاوت کرتی ہے۔ اس کے اعتراض اٹھانے کو اور اپنی سرخروئی جتانے کو نقل بیان کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے۔

نقل:۔ فقیر کفشبردار جناب امیر شاہ محمد حسن رضا صابری چشتی قدوسی حنفی مولف تواریخ ہذا حسبکہ تعلیم حنفیہ روح جذبیہ پاکر وارد دہلی ہوا تو کئی مہینے دریائے جمن کے کنارہ گوشہ گزیں رہا۔ تاریخ ۲۷ ماہ شوال سنہ ۱۲۳۰ھ کو وارد شہر دہلی ہوا۔ اس وقت کہ جذب سے افاقہ ہوگیا تھا۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ سے ملاقی ہوا۔ اس وقت فقیر کا سن شروع گیارہویں سال میں تھا۔ اور حضرت مولانا صاحب کو ایک مدت سے تلاوت قرآن مجید کی اجازت مرفوع کی تلاش تھی۔ ہر جمعہ کو جامع مسجد میں بعد وعظ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو! اس فقیر کو اجازۂ قرآن مجید کی حاصل ہے۔ اور اس اجازت سے لوگوں کو فیضیاب بھی کرتا ہے۔ لیکن

اجازت مرفوع فضائل فقیر سُن چکا ہے۔ اگر حاضرین محفل میں کوئی شخص تلاوت قرآن مجید کی اجازت یافتہ مرفوع ہو تو حبستہً للہ اس فقیر کو اجازت دے۔

بتاریخ ۲۹ ماہ مذکور یوم جمعہ کو فقیر اس مجلس وعظ میں موجود تھا۔ حسب معمول حضرت موصوف کو القاء ہوا کہ اس جمعہ میں پھر وہی کلمات بکشف فرمائے۔ اور فقیر کو پھر اس کے انکشاف علم آیا۔ فقیر مؤلف تاریخ ہذا نے بعد وعظ تخلیہ میں حضرت مولانا ممدوح سے بکمال ادب عرض کیا کہ یہ فقیر مسکین جو واقعی چھوٹا ہے اور منہ بھی چھوٹا رکھتا ہے۔ مگر بڑی بات عرض کرتا ہے۔ حضرت مولانا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بزرگی بعقل است نہ بسال شوق سے کہو کیا کہتے ہو۔ فقیر مؤلف نے نہایت عجز سے کہا۔ کہ اجازت مرفوع کی آپ نے طلب ظاہر فرمائی۔ اس کا اجازت یافتہ مرفوع یہ آپ کا چھوٹا ہے۔ حضرت موصوف فقیر کی گفتگو سن کر نہایت خوش ہوئے۔ اور فقیر مؤلف کا حسب نسب اور اس اجازت کے نکات مرفوع اور شرائط مرعیہ دریافت کئے۔ فقیر نے بیان کئے۔ آپ سن کر نہایت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ صاحبزادے فقیر طالب صادق ہے۔ جس طرح تم کو یہ اجازت مرفوع پہنچی ہو، اسی قاعدہ سے فقیر کو ممتاز کرو۔ کوئی حجاب نفس واقعہ نہ ہوگا۔ علاوہ بدیں بموجب آیۂ کریمہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اس احسان کے عوض میں یہ فقیر پر تقصیر عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ تمہارے ساتھ وہ احسان کرے گا۔ جس کو تم ہمیشہ یاد رکھوگے۔ اور وہ نعمت عجیبہ ہے۔ بعدہٗ فقیر مسکین مؤلف تواریخ ہذا کی پیشانی کو بوسہ دیکر فرمایا۔ کہ صاحبزادہ تمہاری پیشانی چمکتی ہے۔ فقیر کو تمہارے بشرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی جد امجد کے حسب النسب پر قدم بقدم ہوتے نظر آتے ہو۔ الغرض بتاریخ ۳ ذیقعد ۱۳۲۰ھ یوم دوشنبہ بوقت ظہر حضرت مولانا عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اجازت تلاوت قرآن مجید کی بقواعد مرعیہ وشرائط مقررہ مرفوع فقیر مسکین مؤلف تواریخ ہذا سے حاصل کی۔ بعدہٗ فقیر نے عرصہ دو سال میں کتب نصوص الحکم وفتوحات مکی وتفسیر جلالین وتفسیر مدارک، وتفسیر مصباح العاشقین تصنیف حضرت حمید الدین ناگوری وتفسیر جلالی تصنیف حضرت شاہ جلال الدین کبیر الاولیاء قلندر ثالث وغیرہ وغیرہ جناب مولانا رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھیں اور چند پارہ قرآن مجید کی تفسیر کے معہ نکات فقیر مؤلف کو سمجھا کر تفسیر کلام الہٰی پر حاوی کردیا۔ اور حسب وعدہ کتاب "جلال النبوت" تصنیف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور کتاب "مسعود النبوۃ" تصنیف حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ اور کتاب "زبدۃ النبوۃ" تصنیف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فقیر کو عطا فرمائیں اور ارشاد فرمایا۔

کہ یہ ہر سہ کتب نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ اور ہمارے بزرگوں سے چلی آتی ہیں۔ اور اس امانت کے خازن اور امین تمہیں ہو۔ ان کو بھی اپنے بزرگوں کے کتب خانہ میں باحتیاط تمام رکھنا اور جان سے زیادہ عزیز سمجھنا۔ المختصر یہ فقیر بعد اتمام تحصیل علوم دو سال دہلی میں قیام کر کے براہ خشکی جانب عرب روانہ ہوا امر واقعی یہ ہے کہ جناب مولانا رحمۃ اللہ بڑے بے نفس مقدس صفات بزرگ تھے۔ تفسیر فتح العزیز تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ آپکی تصانیف قابل دید ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو کوئی بے محل نہیں ہے کہ آپ کے بعد علم دین ہندوستان سے مفقود ہو گیا۔ فقیر جب اس سفر عظیم سے واپس آ گیا۔ تو معلوم ہوا کہ مولانا تاریخ ۷ شوال سنہ ۱۲۳۹ھ میں اس عالم سے انتقال فرما گئے۔ اور ہنگام وعظ حصول اجازت تلاوت قرآن مجید کے فضائل فرمایا کرتے تھے۔ فی الحقیقت یہ اجازت تلاوت قرآن مجید ایسی نعمت ہے کہ جو اس کی اجازت پا جاتا ہے۔ وہی اس کی کیفیت جانتا ہے۔ اور رجعت وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ اور احوال حضرات سلسلہ ہذا کا یہ ہے۔

(۱۰) فقیر شاہ محمد حسن عثمانیہ حنفیہ قدوسیہ چشتیہ صابریہ مؤلف تواریخ آئینہ تصوف

مطبوعہ : رام پور سنہ ہجری

پیدائش:۔ تاریخ غرہ ماہ رجب سنہ ۱۲۲۰ھ میں بروز چہارشنبہ وقت شب قریب مقام بلاسپور میں آپ پیدا ہوئے۔ یہ روایت نقشہ جدیدہ قدوسیہ حنفیہ سے لی گئی۔

خلافت:۔ تاریخ ۷ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۰ھ بروز جمعہ بعد نماز عصر حضرت ممدوح محمد امیر شاہ صاحب نے تقریباً دو سو گیارہ سلاسل میں مختار فرما کر خرقہ وکلاہ اڑھایا اور سبز عمامہ مستعملہ باندھا۔ (آئینہ تصوف ص ۳۵)

وفات:۔ ۲۵ ماہ شعبان سنہ ۱۳۱۲ھ بروز دوشنبہ مابین ظہر وعصر بمقام رام پور وصال ہوا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ آنجناب کے خلفاء مرفوع الاجازۃ تقریباً دو سو ہیں۔ ویسے طالب صادق کی کثرت تو ہزاروں تک ہے۔ لیکن آخری خلیفے حضرت شیخ الشیوخ قطب الاقطاب حضرت محمد مقصود صاحب ہیں۔ آنحضرت کے فیوض باطنی وظاہری سے حضرت[1] محمد ذاکر صاحب بھی بہرہ ور ہوئے[2]۔ جو حسب ذیل اشعار میں اپنی اور اپنے مرشد ہادی کی جانب اشارہ فرماتے ہیں۔

نگاہِ لطف مرشد کا ہوا ظاہر اثر آخر ؎ ہوئیں جذبات ذاکر میں عجب سرگرمیاں پیدا

خدایا کشتیٔ دل ساحل مقصود تک پہنچے ؎ ہوئیں دریائے الفت میں نئی طغیانیاں پیدا

[1] آپکے مرید شیخ منظور حسین صاحب قریشی ساکنہ حضوری باغ ملتان بھی ہیں۔

احوال حضرات سلسلہ

(۲) حضرت پیر دستگیر امیر دو جہاں جناب شاہ محمد امیر شاہ قطب الارشاد گرگامی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش :- تاریخ ۴ ماہ رجب سنہ ۱۲۰۲ھ میں بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب کے مصطفےٰ آباد عرف رامپور میں آپ تولد ہوئے۔ مکان آپ کا قریب مزار حضرت شاہ عبدالکریم شاہ رح کے تھا۔ والد بزرگوار اس فقیر کے نے لی مع اللہ گاہ میاں غلام شاہ رح سے آپ کی ولادت بیان کی ان حضرت نے اپنے کشف باطنی سے نقشہ فاروسیہ حنفیہ میں تحریر فرما لیا۔ اس سے یہ حال لکھا گیا ہے۔

خلافت :- تاریخ ۲ ماہ شعبان سنہ ۱۲۳۹ھ میں پنجشنبہ کے روز بعد نماز اشراق یوم عرس شریف حضرت شاہ عبدالکریم شاہ رح کے خلافت محمدی بحکم جل و شانہٗ کے پائی۔ بعد حاصل کرنے خلافت کے ان حضرت برگزیدہ جہاں کو وصل احدیت صرف اکیس روز رہا مثل مسکوت کے ساکت رہے۔ بعد گزرنے اکیس روز کے اس حال سے افاقہ ہو تو سترہ مہینے جذب رہا کسی کو تمیز نہیں فرما سکتے تھے۔ بعد کو سلوک رہا از مکتوب لطائف ہو یدۃ الوجود

وفات :- تاریخ ۲۲ ماہ صفر سنہ ۱۲۹۰ھ میں دوشنبہ کے روز عصر کے وقت مرتبہ لاہوت میں آپ نے وفات پائی۔ اور مزار شریف حضرت کے خود باغیچہ واقعہ رامپور ملک روہیل کھنڈ میں ہے اور مکتوب لطائف احدیت الاسرار ہے۔ از مکتوب واحدیتہ الاحدیتہ مکتوب فقیر (خلفاء) آپکے خلفاء ستائیس ہوئے جنمیں ایک خلیفہ اکبر فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مؤلف تواریخ آئینہ تصوف ہوا۔ اور ۲۶ خلیفہ اصغر ہوئے۔ اور ۳۷ صاحب مجاز ہوئے

خوارق :- اور آپ سے خوارق جلی و خفی ۲۰۵ صادر ہوئے جن کی تفصیل آپ کے مکتوب لطائف میں مندرج ہے۔

(۳) حضرت میاں غلام شاہ معصوم قطب زمانی رح

پیدائش :- تاریخ ۶ جمادی الآخر سنہ ۱۱۸۱ھ میں بروز جمعہ بعد نماز فجر کے آپ مصطفےٰ آباد عرف رامپور واقعہ ملک روہیلکھنڈ میں پیدا ہوئے۔

خلافت :- تاریخ ۱۷ ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۱۹۵ھ میں بروز جمعہ اپنے ہادی حضرت شاہ عبدالکریم شاہ قطب الدارین سے خلافت کلی بعدی (ذہب الوجود)

معہ جمیع سلاسل تخمیناً دو سو گیارہ کی پائی از مکتوب نطاب حب الوجود

وفات:- ۷ رماہ جمادی الآخر ۱۲۴۳ھ بروز چہار شنبہ وقت چاشت مرتبہ جبروت میں آپ نے وفات پائی۔ مزار مبارک رام پور روبرو دسگے مزار مقدس حضرت والد ماجد خود کے ہے۔ یہ روایت احقیقۃ الاسرار مکتوب حضرت شاہ محمد امیر شاہ قطب الارشاد سے لکھی گئی ہے۔

خلفاء:- آپ کا خلیفہ اکبر حضرت محمد امیر شاہ صاحب ہیں۔ علاوہ آپکے ۹ خلیفہ اصغر اور ۲۴ صاحب مجاز ہوئے۔

(۴) حضرت شاہ عبدالکریم قطب الدارین

پیدائش:- آپ بتاریخ ۴ رجب ۱۱۴۳ھ بروز پنجشنبہ فجر کے وقت خاص شہر گجرات میں جو قریب سرحد پنجاب ہے پیدا ہوئے۔ یہ روایت آپ کے والد ماجد صاحب حضرت رحمۃ اللہ شاہ گنگوہی کے نقشہ پیدائش و اموات جوان کے خاندان میں موجود ہے اس سے لیگئی

خلافت:- حضرت حاجی محمد سعید رح سے بتاریخ ۴ ار شوال ۱۲۰۱ھ بروز چہار شنبہ وقت بعد از نماز عصر بمقام اجمیر شریف خلافت و اجازت تلاوت قرآن شریف حاصل کی اور مجاز اکبر اس سلسلہ میں ہوئے۔

وفات:- بتاریخ ۲ رماہ شعبان ۱۲۰۶ھ میں شب جمعہ کو بعد تہجد کے کہ اس وقت کل نمازیں اور وظائف ادا کر چکے تھے۔ مرتبہ لاہوت میں آپنے وفات پائی۔ مزار مبارک پکا شہر مصطفےٰ آباد میں ہے

خلفاء:- آپکے خلفا حسب ذیل ہیں:- خلیفہ اکبر آپ کا حضرت میاں غلام شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور خلیفہ اصغر آپکے پچیس اور صاحب مجاز پندرہ ہوئے۔ خوارق آپکے خفی و جلی قریب دو ہزار ظہور میں آئے۔ جو مفصل آپکے مکتوب نطاب حب الوجود میں ہیں۔

(۵) حضرت حاجی شاہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش:- تاریخ ۴ ار رجب ۱۰۰۰ھ میں بروز سہ شنبہ بعد نماز فجر فرم نگر ضلع میرٹھ میں آپ پیدا ہوئے۔ راوی اسکے آپکے والد ماجد ہیں۔ از تواریخ ظہرت نامہ

خلافت:- بتاریخ ۱ ارماہ شعبان ۱۱۰۰ھ بروز دو شنبہ وقت بعد نماز عشاء حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں خلافت و اجازت تلاوت قرآن مجید حاصل کی از ظہرت نامہ

وفات:۔ تاریخ ۲۵ر ماہ شعبان ۱۲۲۵ھ میں بروز چہارشنبہ وقت بعد مرتبہ ناسوت میں وفات پائی۔ مزار مبارک اجمیر شریف میں ہے۔

(۶) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش:۔ تاریخ ۱۲ر ماہ ربیع الآخر ۱۰۱۹ھ میں بروز یکشنبہ وقت بعد عشاء قریب پہر رات گئے دہلی میں آپ پیدا ہوئے۔ راوی اس کے والد ماجد ہیں از ظہرت نامہ۔

خلافت:۔ ۲۹ر ماہ محرم ۱۰۷۲ھ بروز دوشنبہ وقت فجر حضرت حاجی محمد سندھی رح سے خلافت واجازت قرآن مجید کی حیدرآباد سندھ میں حاصل کی۔ (ظہرت نامہ)

وفات:۔ ۱۶ر یا ۱۷ر صفر ۱۳۶ھ یا ۱۱۶۴ھ بروز جمعہ بعد نماز مرتبہ ناسوت میں وفات پائی۔ مزار مبارک دہلی میں قریب مزار خواجہ باقی باللہ رح کے ہے۔ (ظہرت نامہ)

خلفاء:۔ آنحضرت سے مجاز اکبر کیفیت ہذا کے حضرت حاجی محمد سعید رح ہوئے اور آنحضرت کی کیفیت بھی بشرح بالا کے ہے۔

(۷) حضرت حاجی محمد سندھی رح

پیدائش:۔ ۲۲ر ماہ شوال ۱۰۰۰ھ میں بروز دوشنبہ وقت تہجد آپ حیدرآباد سندھ میں پیدا ہوئے۔ راوی اس کے آپ کے والد صاحب ہیں۔ (ظہرت نامہ)

خلافت:۔ ۱۳ر ماہ رمضان ۱۰۶۰ھ میں بروز جمعہ بعد از نماز، حضرت عبدالخالق رح سے مسجد سرہند میں اجازت قرآن مجید حاصل کی۔ (ظہرت نامہ)

وفات:۔ ۲۲ر ربیع الآخر ۱۱۴۷ھ میں بروز چہارشنبہ وقت تہجد مرتبہ ناسوت میں وفات پائی۔ مزار مبارک حیدرآباد سندھ میں ہے۔

خلفاء:۔ آنحضرت سے مجاز اکبر سلسلہ ہذا کے حضرت شاہ ولی اللہ رح ہوئے۔ یہ حضرت بھی اجازت حاصل کر کے بشرح مرقومہ بالا صاحب کیفیت ہوئے۔

(۸) حضرت عبدالخالق

پیدائش:۔ ۲۲ر ماہ ذی الحجہ ۹۵۹ھ میں بروز دوشنبہ وقت قبل فجر مشہد مقدس میں

پیدا ہوئے۔ بروایت والد صاحب آپکے لکھا گیا ہے۔ (ظہرت نامہ)

خلافت:۔ ۱۴ر ماہ رمضان ۹۹۹ھ بروز یکشنبہ وقت زوال حضرت شیخ لقری رحؒ سے خراسان میں اجازت قرآن مجید پائی۔ (ظہرت نامہ)

وفات:۔ ۲۷ر شعبان ۱۰۷۰ھ میں بروز چہارشنبہ وقت ظہر مرتبہ ناسوت میں وفات پائی۔ مزار مبارک احمد آباد گجرات میں ہے۔ (ظہرت نامہ)

خلفاء:۔ آنحضرت سے مجاز اکبر کیفیت ہذا کے از حاجی محمد سندھی ہوئے۔ یہ حضرت بھی صاحب کیفیت مرقومہ بالا ہوئے۔

(۹):۔ حضرت شیخ لقری رحؒ

پیدائش:۔ ۱۳ر ماہ محرم ۷۴۷ھ بروز پنجشنبہ وقت تہجد کوفہ میں آپ پیدا ہوئے۔ بقول آپکے والد ماجد (ظہرت نامہ)

خلافت:۔ ۱۴ر ذی الحجہ ۸۹۹ھ بروز جمعہ وقت بعد نماز عصر حضرت شیخ عبدالرحمن یمنی یمن میں اجازت قرآن مجید پائی۔

وفات:۔ ۱۱ر ربیع الاول ۱۰۰۰ھ میں بروز یکشنبہ وقت نصف شب مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی۔ مزار مبارک خراساں میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء:۔ آپکے مجاز اکبر کیفیت ہذا کے حضرت عبدالخالق ہوئے۔ اور ان حضرت کی کیفیت اور تاثیر مثل تشرح بالا ہوئی اور یہ حضرت تین پہر تک حبس دم کرتے تھے۔

(۱۰):۔ شیخ عبدالرحمٰن یمنی رحؒ

پیدائش:۔ تاریخ ۴ر شوال ۷۰۰ھ میں بروز یکشنبہ وقت سہ پہر جدہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ کے والد ماجد ہیں۔ (ظہرت نامہ)

خلافت:۔ اول تاریخ ۱۲ر صفر ۷۸۱ھ میں بروز یکشنبہ وقت عصر حضرت شیخ احمد سجادہ سے اجازت دلائل الخیرات کی مع حفظ مراتب ظاہر و باطن کے حاصل کی۔ اور دوسری بار ۱۱ر رجب ۸۱۴ھ میں بروز دوشنبہ وقت بعد مغرب اجازت قرآن مجید کی حضرت موصوف سے پائی (ظہرت نامہ)

وفات:۔ تاریخ ۱۲ محرم ۹۰۸ھ میں بروز چہارشنبہ وقت نصف شب مرتبہ ناسوت

الطف میں وفات پائی ۔ مزار مبارک یمن میں ہے ۔ (ظہرت نامہ)

خلفاء :- ان سے مجاز اکبر کیفیت ہذا کے حضرت شیخ البقری ہوئے ۔ اور آپ بڑے حابس دم تھے ان حضرت کی کیفیت موافق تحریر مذکور کے ہے ۔

حضرت شیخ احمد سجادہ رح

(۱۱)

پیدائش :- ۱۱ ر شعبان ۵ ۱ ۶ ھ میں بروز جمعہ وقت صبح صادق بعد نماز مدینہ منورہ میں آپ پیدا ہوئے ۔ راوی اس کے آپکے والد ماجد ہیں ۔ (ظہرت نامہ)

خلافت :- تاریخ ۱۳ ر رجب ۳ ۷ ۶ ھ میں بروز دوشنبہ وقت اشراق حضرت ابی نصر صیلادی رح سے کلام مجید کی اجازت کوفہ میں حاصل کی ۔ (ظہرت نامہ)

وفات :- بتاریخ ۱۶ ر جمادی الآخر ۳ ۸ ۲ ھ میں بروز چہارشنبہ ۔ وقت چاشت مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی ۔ مزار مبارک جنت البقیع میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء :- ان کے مجاز اکبر سلسلہ ہذا میں شیخ عبدالرحمن یمنی رح ہوئے ۔ یہ حضرت ایک پہر حبس دم کرتے تھے ۔ انکی کیفیت بھی مثل تحریر بالا کے ہے ۔

حضرت شیخ ابی نصر صیلادی رح

(۱۲) :-

پیدائش :- تاریخ ۱۴ ر شوال ۳ ۴ ۰ ھ میں بروز چہارشنبہ وقت ظہر بعد نماز طائف میں آپ پیدا ہوئے ۔ منقول از بیان والد حضرت موصوف

خلافت :- تاریخ ۲۲ ر شعبان ۳ ۵ ۴ ھ میں بروز پنجشنبہ وقت اشراق حضرت شیخ زکریا رح سے کلام پاک کی بمقام بغداد شریف اجازت حاصل کی ۔ (ظہرت نامہ)

وفات :- تاریخ ۲ ر ربیع الآخر ۷ ۷ ۶ ھ میں بروز یکشنبہ وقت قبل عصر مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی ۔ مزار مبارک کوفہ میں ہے ۔ (ظہرت نامہ)

خلفاء :- آنحضرت سے مجاز اکبر کیفیت مذکورہ میں حضرت شیخ احمد سجادہ ہیں ۔ حضرت دو پہر حبس دم کرتے تھے ۔ یہ حضرت بھی موافق تحریر مسطورہ کے ہوئے ۔

حضرت شیخ زکریا رح

(۱۳) :-

پیدائش :۔ تاریخ ۱۴ جمادی الاول ۲۲۷ھ بروز یکشنبہ وقت عصر بصرہ میں آپ پیدا ہوئے۔ بروایت آپکے والد کی سنے واضح ہوا۔ (ظہرت نامہ)

خلافت :۔ تاریخ ۱۴ شعبان ۳۰۰ھ میں بروز دوشنبہ وقت مغرب بعد نماز حضرت شیخ برہان رح سے قرآن مجید کی بمقام مکہ معظمہ اجازت پائی۔ (ظہرت نامہ)

وفات :۔ تاریخ ۱۷ صفر ۳۵۵ھ میں بروز شنبہ وقت زوال مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی۔ مزار مبارک اشرف البلاد خطۂ بغداد کہنہ میں ہے۔ (ظہرت نامہ)

خلفاء :۔ آن بزرگ صاحب کیفیت سے حضرت شیخ ابی بکر صیلادی رح مجاز اکبر ایک ہوئے۔ یہ حضرت بھی حالبس دم تھے۔ انکی کیفیت بھی بشرح بالا ہے۔

(۱۴) حضرت شیخ برہان رح

پیدائش :۔ تاریخ ۱۵ رمضان ۱۵۲ھ میں بروز چہار شنبہ وقت تہجد مدینہ منورہ میں آپ پیدا ہوئے۔ راوی اس کے آپکے والد ہیں۔ (ظہرت نامہ)

خلافت :۔ بتاریخ ۳ رجب ۱۹۸ھ میں بروز چہار شنبہ وقت زوال حضرت امام محمد سیستانی سے مدینہ منورہ میں اجازت قرآن مجید حاصل کی (ظہرت نامہ)

وفات :۔ تاریخ ۱۴ شعبان ۲۱۷ھ بروز چہار شنبہ وقت نصف شب مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی۔ مزار مبارک جنت المادولے میں ہے۔ (ظہرت نامہ)

خلفاء :۔ آنحضرت سے اس سلسلہ میں مجاز اکبر حضرت شیخ زکریا رح ہوئے۔ یہ حضرت کیفیت سلسلہ ہذا پاکر موافق تحریر اول الذکر ہو گئے۔ یہ حضرت حبس دم کرتے تھے۔

(۱۵) حضرت امام محمد سیستانی رح

پیدائش :۔ بتاریخ ۱۱ رجب ۱۶۶ھ میں بروز یکشنبہ وقت عصر نماز کے بعد مدینہ منورہ میں آپ پیدا ہوئے۔ راوی اسکے آپکے والد ماجد ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت :۔ تاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۸۷ھ بروز دوشنبہ وقت زوال حضرت امام احمد بن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رح سے مدینہ منورہ میں اجازت پائی (ظہرت نامہ)

وفات :۔ بتاریخ ۲۵ شوال ۱۹۹ھ میں بروز سہ شنبہ وقت اشراق مرتبہ ناسوت میں

وفات پائی۔ مزار مبارک لبقیعہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء:۔ مجاز اکبر سلسلہ ہذا کے ان حضرت سے شیخ برہان ؒ ہوئے۔ ان حضرت کی کیفیت بھی موافق تحریر مذکورہ ہوئی۔

(۱۶) حضرت امام احمد بن امام اعظم ؒ

پیدائش:۔ بتاریخ ۱۳ر محرم ۱۳۵ھ میں بروز پنجشنبہ وقت اشراق مکہ معظمہ میں آپ پیدا ہوئے۔ از (نقشہ حنفیہ)

خلافت:۔ اول تاریخ ۲۲ر رجب ۱۴۸ھ میں بروز چہار شنبہ وقت بعد نماز عصر بعمر ۱۳ سال اپنے والد ماجد امام اعظم ابو حنیفہ ؒ سے مقام بغداد سلسلہ حنفیہ کی خلافت پائی اور پھر ۱۱ر رجب ۱۸۰ھ میں بروز جمعہ وقت تہجد امام ابوالقاسم سے کلام پاک کی بمقام مکہ معظمہ اجازت حاصل کی۔

وفات:۔ تاریخ ۱۲ر ربیع الاول ۱۸۹ھ میں بروز جمعہ وقت چاشت آپ نے مرتبہ ملکوت میں وفات پائی۔ مزار مبارک جنت المعلیٰ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء:۔ ان حضرت سے امام محمد مجاز اکبر ہوئے۔ ان حضرت کو اپنے والد ماجد سے خلافت و اجازت قرآن مجید کی ہوئی تھی۔ بعد کو حضرت امام ابوالقاسم سے اجازت ثانی قرآن شریف کی حاصل کی۔ اس روز سے تاثیر عمل ہونے لگی۔ ورنہ بغیر اجازت کے آیہ شریفہ کا اثر نہیں ہوتا تھا۔

(۱۷) امام ابوالقاسم ؒ

پیدائش:۔ بتاریخ ۱۳ر رجب ۱۴۷ھ میں بروز یکشنبہ وقت بعد نماز عصر جدہ میں آپ پیدا ہوئے۔ یہ قول آپکے والد ماجد کا ہے (ظہرت نامہ)

خلافت:۔ تاریخ ۷ر ذیقعد ۱۷۰ھ میں بروز پنجشنبہ وقت مغرب بعد نماز مکہ معظمہ میں شیخ ابوالعباس سے قرآن مجید کی اجازت پائی (ظہرت نامہ)

وفات:۔ تاریخ ۲۷ر شوال ۲۰۷ھ میں بروز جمعہ وقت اشراق مرتبہ ناسوت لطف میں آپنے وفات پائی۔ مزار شریف جنت البقیع میں ہے۔

خلفا ء اس سلسلہ اجازت میں ان حضرت سے امام احمد مجاز اکبر کیفیت ہذا کے ہیں ان کی کیفیت بھی مثل تحریر بالا کے ہے

(۱۸)

حضرت شیخ ابوالعباس

پیدائش بتاریخ ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۰۷ھ میں بروز پنجشنبہ وقت عصر مدینہ منورہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ کے والد ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت بتاریخ ۱۱ ربیع الاول ۱۰۴۱ھ میں بروز یکشنبہ وقت بعد عصر حضرت ابوعبداللہ سے مدینہ منورہ میں کلام شریف کی اجازت حاصل کی (ظہر نامہ)

وفات بتاریخ ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۷۰ھ میں بروز جمعہ وقت تہجد مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی مزار مبارک بقیعہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء ان حضرت سے شیخ امام ابوالقاسم مجاز اکبر کیفیت ہذا کے ہوئی احوال ان کا بھی موافق تحریر مذکور کے ہے

حضرت شیخ عبداللہ

(۱۹)

پیدائش بتاریخ ۲۲ شوال ۱۰۰۱ھ میں بروز شنبہ وقت اشراق مکہ معظمہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس حال کے آپ کے والد صاحب ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت بتاریخ ۴ ذی الحجہ ۱۰۳۰ھ میں بروز سہ شنبہ وقت قبل نماز عصر بمقام طائف حضرت ابوداؤد سے اجازت کلام اللہ شریف کی پائی (ظہرت نامہ)

وفات بتاریخ ۴ شعبان ۱۰۵۰ھ میں بروز یکشنبہ وقت بعد ظہر مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی مزار مبارک بقیعہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفا ان حضرت سے مجاز اکبر حضرت شیخ ابوعباس ہوئے احوال ان حضرت کا بھی مثل تحریر مسطورہ کے ہے

حضرت شیخ ابوداؤد

(۲۰)

پیدائش بتاریخ ۱۱ رجب ۱۰۰۱ھ میں بروز دوشنبہ وقت تہجد مدینہ

منورہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ کے والد صاحب ہیں (از تواریخ ظہرت نامہ)

خلافت تاریخ ۱۱ رمضان سنہ ۱۲۴ھ میں بروز سہ شنبہ بعد نماز مغرب حضرت ابی عمر رح سے قرآن مجید کی اجازت بمقام بغداد شریف کہنہ حاصل کی (از تواریخ ظہرت نامہ)

وفات تاریخ ۱۲ رمضان سنہ ۲۰۰ھ میں بروز چہار شنبہ وقت عصر مرتبہ فاسوت میں وفات پائی مزار شریف مدینہ منورہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء ان حضرت سے حضرت ابو عبد اللہ رح مجازہ اکبر اس کیفیت کے ہوئے احوال ان حضرت کا بھی مثل بیان بالا کے ہے

(۲۱) حضرت ابی عمر رح

پیدائش تاریخ ۲۷ ذالحجہ سنہ ۱۰۰ھ میں بروز دوشنبہ وقت زوال مکہ معظمہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ والد ماجد ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت تاریخ ۱۴ شوال سنہ ۱۱۹ھ میں بروز چہار شنبہ وقت بعد نماز عصر حضرت ابوالحسن طاہر رح سے بصرہ میں کلام مقدس کی اجازت پائی (ظہرت نامہ)

وفات تاریخ ۲۷ ذیقعدہ سنہ ۱۸۰ھ میں بروز یکشنبہ وقت تہجد مرتبہ فاسوت میں وفات پائی مزار مبارک بغداد شریف کہنہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء ان حضرت سے ابو داؤد رح مجازہ اکبر اس سلسلہ کے ہوئے کیفیت ان حضرت کی موافق تحریر مذکور کے ہے

(۲۲) حضرت ابوالحسن طاہر رح

پیدائش تاریخ ۱۲ رمضان سنہ ۹۹ھ میں بروز شنبہ وقت چاشت مکہ معظمہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے والد ماجد ہیں۔

خلافت تاریخ ۱۲ شعبان سنہ ۱۱۲ھ میں بروز دوشنبہ وقت عصر حضرت ابوالحسن علی رح سے مدینہ منورہ میں کلام مجید کی اجازت حاصل کی۔

وفات تاریخ ۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۴۷ھ میں بروز سہ شنبہ وقت اشراق

مرتبہ ناسوت میں وفات پائی مزار مبارک بغداد شریف میں ہے

خلفاء ان حضرت سے اس سلسلہ میں حضرت ابی عمر رح مجاز اکبر ہوئے احوال ان حضرت کا مثل شرح بالا کے ہے آپ حبس دم کرتے تھے

(۲۳)

حضرت ابوالحسن علی

پیدائش تاریخ ۱۲ رمضان سنہ ۹۹ھ میں بروز شنبہ وقت چاشت مکہ معظمہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ کے والد ماجد ہیں

خلافت تاریخ ۲۷ ذیقعد سنہ ۱۰۰ھ میں بروز دوشنبہ وقت مغرب حضرت ابوالعباس بغدادی رح سے مکہ معظمہ میں قرآن مجید کی اجازت پائی (ظہرت نامہ)

وفات تاریخ ۱۲ شعبان سنہ ۲۴۷ھ میں بروز چہارشنبہ وقت مرتبہ ناسوت میں وفات پائی مزار مبارک جنت المعلیٰ میں ہے

خلفاء مجاز اکبر سلسلہ ہذا کے ان حضرت سے حضرت ابوالحسن طاہر ہوئے ان حضرت کو کیفیت مثل تسطیر بالا حاصل ہوئی۔

(۲۴)

حضرت ابوالعباس رح

پیدائش تاریخ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۴۴ھ میں بروز سہ شنبہ وقت صبح صادق بغداد شریف کہنہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ کے والد ماجد ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت تاریخ ۱۳ رجب سنہ ۹۳ھ میں بروز جمعہ وقت مغرب حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے مدینہ منورہ میں اول قرآن مجید کی اجازت پائی دوم تاریخ ۱۲ شعبان سنہ ۲۰۲ھ بروز یکشنبہ وقت اشراق حضرت شیخ محمد عبیداللہ رح سے اجازت قرآن مجید کی بغداد شریف کہنہ میں پائی (ظہرت نامہ)

وفات تاریخ ۹ سنہ ۳۰۵ھ میں بروز پنجشنبہ وقت تہجد میں مرتبہ ناسوت میں وفات پائی مزار مبارک بغداد شریف کہنہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء آنحضرت سے حضرت ابوالحسن علی رح مجاز اکبر ہوئے ان

حضرت کی بھی کیفیت مثل شرح بالا کے ہوئی یہ دونوں حضرات حبس دم کرتے تھے

حضرت شیخ عبید اللہ رح

(۲۵)

پیدائش تباریخ رجب ۱۴۷ھ میں بروز یکشنبہ وقت اشراق قریب چاشت بصرہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اسکے آپ کے والد ماجد ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت تباریخ ۱۶ ماہ ذالحجہ ۲۰۰ھ میں بروز دوشنبہ وقت عصر حضرت شیخ حفص رح سے کلام مجید کی اجازت مدینہ منورہ میں پائی (ظہرت نامہ)

وفات تباریخ ۱۴ ذیقعدہ ۳۴۵ھ میں بروز چہارشنبہ وقت عصر مرتبہ ناسوت میں وفات پائی مزار مبارک بغداد شریف کہنہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلف مجاز اکبر حضرت ابو العباس بغدادی رح ہوئے آپ اپنی نسبت میں مثل تحریر مذکور کے ہوئے

حضرت شیخ حفص رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶)

پیدائش تباریخ ۱۱ ماہ رجب ۱۰۰ھ میں بروز سہ شنبہ وقت بعد اشراق مدینہ منورہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ کے والد ماجد ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت تباریخ ۱۴ ماہ شوال ۱۴۳ھ میں آپ کو بروز یکشنبہ بوقت چاشت مدینہ منورہ میں حضرت شیخ عاصم رح سے قران مجید کی اجازت حلل کی (از سحو دلفرت)

وفات تباریخ ۱۱ ماہ شعبان ۳۲۷ھ میں بروز دوشنبہ وقت اشراق مرتبہ ناسوت الطف میں آپ نے وفات پائی مزار مبارک جنت البقیع میں ہے

خلفا ان حضرت سے محمد عبید اللہ مجاز اکبر ہوئے ان حضرت کا حال بھی مثل مذکورہ بالا کے ہے یہ حضرت حبس دم کرتے تھے

(۲۷) شیخ عاصم بن عبد الصمد

پیدائش بتاریخ ۱۱ ماہ شعبان سنہ ۱۵ھ میں بروز دوشنبہ وقت بعد مغرب کوفہ میں آپ پیدا ہوئے راوی اس کے آپ کے والد صاحب ہیں (از ظہرت نامہ)

خلافت بتاریخ ۱۲ شوال سنہ ۹۵ھ میں بروز یکشنبہ وقت قبل از ظہر حضرت عبید الرحمن صاحب حق رح سے مدینہ منورہ میں اجازت قرآن مجید کی پائی (از قردش نعمت)

وفات بتاریخ ۱۴ ماہ رمضان سنہ ۱۲۷ھ میں بروز دوشنبہ وقت نزوال مرتبہ ناسوت الطف میں وفات پائی مزار مبارک آپ کا جنت المعالہ میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفاء آنحضرت سے مجاز اکبر حضرت شیخ حفص رح ہوئے وحوال ان حضرت مثل شرح تحریر مذکورہ بالا کے ہے آپ تین پہر حبس دم کرتے تھے

(۲۸) حضرت ابوعبد الرحمن رح

احوال پہلے تحریر ہو چکے ہیں۔

خلافت بتاریخ ۷ ماہ شعبان سنہ ۳۵ھ میں بروز چہارشنبہ وقت ظہر حضرت سیدنا عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ سے مدینہ منورہ میں خلافت اور اجازت قرآن مجید مع حفظ مراتب کے حاصل کی (از مکتوب نطاب کلیات حیاۃ) ان حضرت سے مجاز اکبر حضرت شیخ عاصم رح ہوئے اور آنحضرت کو خلافت واجازت تمام وکمال مع دیگر حفظ مراتب کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئے اور دیگر نکات کلام الٰہی کے آنحضرت کو مثل حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا دیئے گئے اور یہ حضرت اسوقت ہمکلام اللہ تعالےٰ سے ہونے لگے

(۲۹) امیر المومنین سیدنا غنی عثمان علیہ الصلوۃ والسلام والرضوان

احوال پہلے تحریر ہے

(۳۰) حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم المرسلین ہیں احوال پہلے تحریر ہے (آئینہ تصوف)

فصل دوئم اور ذکر سلسلہ عثمانیہ حنفیہ کریمیہ سعیدیہ دوئم

اِس سلسلہ خاص کی تعلیم اور کیفیت مطابق اول کے ہے مگر اتنا فرق ہے اور دو امر زیادہ ہیں ایک یہ کہ جو طالب صادق واصل مرشد اس سلسلہ میں اجازت حاصل کر کے قرآن مجید حفظ پڑھیگا اور مدام تلاوت کریگا تو مرتبہ لاہوت میں خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہوگا اور دوسرے یہ اگر طالب صادق ناظرہ خوان اجازت حاصل کر کے کلام مجید کی تلاوت کریگا تو مرتبہ جبروت میں اِس قاری سے بصورت واحدیت خدا ہم کلام ہوا کریگا۔

چنانچہ یہ فقیر اِس کیفیت کا صاحب مجاز ہے اور بصدق اور تقدیرِ الٰہی اِس قدرت پر قادر ہے کہ جس طالب صادق کو چاہے اِس کیفیت کسبی کا انکشاف کرادے انشاءاللہ۔ اور حضرات سلسلہ ہٰذا کا احوال مفصل یہ ہے

(۱) فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی عثمانیہ مولف آئینہ تصوف ہٰذا (۲) حضرت حافظ محمد عبداللہ رحؒ (۳) حضرت شاہ نعمت اللہ رحؒ (۴) حضرت شیخ رحمت اللہ رحؒ (۵) حضرت حافظ برخوردار (۶) حضرت محمد حیات گجراتی (۷) حضرت محمد صادق گنگوہی صادق مثال (۸) شاہ فتح اللہ صاحب (۹) حضرت شاہ عبدالصمد (۱۰) حضرت شاہ عبدالحمید (۱۱) حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس گنگوہی قطب عالم (۱۲) حضرت شیخ اسمٰعیل رحؒ (۱۳) حضرت مخدوم صفی اللہ (۱۴) حضرت شاہ نصیرالدین رحؒ (۱۵) حضرت شاہ نظام الدین (۱۶) حضرت شاہ ابراہیم (۱۷) حضرت شاہ ظہیرالدین (۱۸) حضرت شاہ احمد (۱۹) حضرت شاہ عبدالواسع (۲۰) حضرت شاہ عبدالقادر (۲۱) حضرت شاہ عبدالغنی (۲۲) حضرت شاہ عثمان (۲۳) حضرت شاہ اسحٰق (۲۴) حضرت شاہ عمر (۲۵) حضرت شاہ فضل اللہ (۲۶) حضرت شاہ محمد نصر اللہ (۲۷) حضرت شاہ سعدی (۲۸) حضرت شاہ نجم الدین (۲۹) حضرت شاہ امام طاہر (۳۰) حضرت امام ابراہیم خیر۔ مولف سے حضرت امام ابراہیم تک شمار ۳۰ حضرات

ہیں اِن کا مفصل حال صـ ۲۳۰ تا صـ ۲۳۵ تک درج ہے وہاں مطالعہ ہو)
(۳۱) حضرت امام احمد بن حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ؒ اِن حضرت کا حال ...
سلسلہ اول عثمانیہ میں مفصل تحریر ہو چکا ہے اور جو اِس سلسلہ کے متعلق
ہے وہ بیان کیا جاتا ہے کہ اِس سلسلہ خاص میں اِن حضرت نے ...
بتاریخ ۷ محرم سنہ ۱۴۹ ھ میں بروز پنجشنبہ وقت صبح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ
سراج امت ؓ سے اجازت تمام و کمال قرآن مجید کی مع نکات باطنی قرآن شریف
کیساتھ حفظ مراتب کو حاصل کی
منقول از مکتوب بدیع شایع

۳۲ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت نعمان بن ثابت

پیدائش بتاریخ ۷ شعبان سنہ ۸۰ ھ میں بروز پنجشنبہ وقت صبح
صادق آپ پیدا ہوئے کوفہ میں راوی اِس کے آپ کے والد
ماجد حضرت ثابت ہیں منقول از تاریخ سعود

خلافت بتاریخ ۱۰ محرم سنہ ۹۳ ھ میں بروز جمعہ بمقام حضرت انس بن
مالک ؓ سے بیعت توبہ و ارشاد خلافت سے مستفیض ہوئے اور ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۱۰۰
میں بروز دوشنبہ وقت عصر بغداد کہنہ میں حضرت محمد حنیف صاحب سے خلافت
حنفیہ کلی حاصل کی اور بتاریخ ۱۲ شعبان سنہ ۱۲۰ ھ میں بروز جمعہ وقت عصر
بمقام مدینہ منورہ حضرت امام جعفر صادق سے خلافت حاصل کی اور تاریخ ۲۷
محرم سنہ ۱۳۲ ھ میں بروز دوشنبہ وقت فجر حضرت موصوف سے اجازت قرآن مجید
حاصل کی منقول از مکاتیب لطائف کشف الغیوب و لام المقدر و طول المعظم

وفات بتاریخ ۱۰ شوال سنہ ۱۵۰ ھ میں بروز جمعہ وقت تہجد مرتبہ لاہوت
میں وفات پائی مزار مبارک بغداد شریف کہنہ میں ہے اور مکتوب
نطاب آپ کے بدیع شایع اور بدیع الطالع ہیں (از ظہرت نامہ)

خلفاء خلیفہ اکبر اِس سلسلہ خاص میں حضرت امام احمد آپ سے ایک
ہوئے اور اجازت قرآن مجید تمام و کمال مع حفظ مراتب

کے آپ کو حاصل ہوئی اور نیز اِن حضرت کے شیخ عاصم کوفی ابوالجود امام القراء سے قرات سیکھ کر اجازت لی اور آپ کو ایک سو ایک مرتبہ بین الوجوب و الامکان کے رویتہ انور مع آنحضرت صلی اللہ کے حاصل ہوئی جو مخصوص آپ کے واسطے تھی اور آپ وجودیہ فرقہ تھے

(۳۳) **امام جعفر صادق کشف العالین**

اِن حضرت کا مفصل حال صـ۳۲ میں تحریر ہے جو اسی سلسلہ کے لیئے وہ اب بیان کیا جاتا ہے

خلافت بتاریخ ۱۱ رجب ۱۲۸۱ھ میں بروز چہارشنبہ وقت صبح بعد نماز مکہ معظمہ میں حضرت شیخ عاصم بن عبد الصمدؒ سے قرآن مجید کی اجازت تمام و کمال مع حفظ مراتب کے حاصل کی اور اس کیفیت اجازت میں مثل حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کو مجاز اکبر کیا۔

(۳۴) حضرت شیخ عاصم بن عبد الصمدؒ

(۳۵) حضرت ابو عبد الرحمن صاحب حق رح

(۳۶) حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضؓ

(۳۷) حضرت **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم

فصل سوم در احوال سلسلہ عثمانیہ قدوسیہ ملامیہ متضمن اجازت دلائل الخیرات

یہ سلسلہ خاص اجازت دلائل الخیرات کا ہے اس کی تعلیم اور کیفیت یہ ہے کہ طالب صادق و اصل مرشد اس کیفیت کا صاحب مجاز ہوتا ہے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت پیدا ہوجاتی ہے اور عالم مثال میں بشان واحدیت آنحضرت صلعم کی ہمیشہ رویتہ مبارک ہوا کرتی ہے اور ذیل میں خلاصہ کیفیت ترتیب دلائل الخیرات

لکھی جاتی ہے (خلاصہ کیفیت ترتیب دلائل الخیرات شریف) مخفی نہ رہے کہ دلائل الخیرات کا مصنف جو شغی نام ایک شخص عامل توریت والانجیل تھا جب یہ شخص مشرف باسلام ہوئے تو نام انکا عبد المجید رکھا گیا اور انہوں نے حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں قبل سے اس کو تصنیف کیا تھا بعدہ متدعی ہوے کہ اس درود شریف کو کوئی بشر آنحضرت صلعم تک پہونچادے تو حضرت جابر بن عبد اللہ آزاد کردہ آنحضرت صلعم نے کہا کہ اس کو حضور رحمت گنجور تک مع تمہارے میں پہنچا دونگا چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد المجید مصنف دلائل الخیرات کو جانب غرب سے خدمت مبارک سیّد عالم صلعم میں لائے اور حضور رحمت گنجور میں ان کو مع اس دعا شریف کے پیش کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فخر موجودات نے ملاحظہ فرما کر نہایت خوشی ظاہر فرمائی اور مقبول فرما کہ حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کو اجازت فرمائی اور صاحب مجاز فرما کر ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بشر تمہاری اجازت سے تمہارے سلسلہ میں اس کو تلاوت کیا کریگا۔ ہم اس سے ملا کریں گے حضرت سیّدنا عثمان رض ہمیشہ لطف شب کو با قرآن چہار شنبہ سے جمعہ تک پڑھا کرتے تھے اور کئی مرتبوں تک اِس سلسلہ میں اسی طرح اوسکی تلاوت رہی حتی کہ حضرت شیخ دلائل سید محمد عبد اللہ بن سلیمان جزدلی تک اسی قاعدہ سے اس کی تلاوت ہوتی رہی اور اسی طرح رویتہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی رہی اور انہوں نے اپنی شیخ یمنی حضرت شیخ عبد الرحمن یمنی سے اسی قاعدہ سے اجازت پائی ایک روز مرتبہ جبروت میں ان کو دیدار مبارک آنحضرت صلعم نصیب ہوا تو حضرت سیّد عالم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ شیخ دلائل تو اس دعا کو ترتیب دے تاکہ خلق اللہ کو فیض ہوے اور میری محبت خلائق کے قلب میں جلوہ گر ہو کر با آسانی ظاہر و باطن کا انکشاف ہوا کرے حضرت شیخ دلائل نے بموجب حکم آنحضرت صلعم اس دعا کو ترتیب دے کر سات منزلوں میں تقسیم کیا اور بعد مرتب ہوجانے ترتیب مذکورہ کے روضۂ اقدس

یہ حاضر ہوئے اور اس دعا کو پیش کیا بتاریخ ۱۸ رجب ۱۳۰۰ھ میں بروز چہارشنبہ وقت بعد
نمازعشا حکم ہوا کہ قبول کیا ہم نے اور اس تیرے ورد ترتیب شدہ کو جو کوئی اس درد
کو ساتھ اجازت کے تلاوت کریگا ہم اس سے عالم رویا میں ملاقی ہوا کریں گے چنانچہ
یہ درود دلائل الخیرات اجازتی باجات مرفوعہ اس فقیر کو حاصل ہوا ہے اور یہ فقیر اس
کیفیت اجازتی کا صاحب مجاز ہے یہ احوال کئی مکاتیب حضرات اساتذہ سے لکھا گیا ہے
اور حضرت عبدالمجید صاحب مصنف دلائل الخیرات کا حال صرف اسقدر دریافت ہوا کہ
ان حضرت نے تاریخ ۲۷ شوال ۱۳۰۸ھ بروز پنجشنبہ کو وفات پائی اور مزار مبارک آپکا
فوقانیہ ہے۔ اب یہاں سے احوال حضرات سلسلہ ہذا کا لکھا جاتا ہے اور وہ یہ
ہے

(۱) فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مولف تواریخ ہذا آئینہ تصوف (۲) حضرت شاہ
محمد قطب الارشاد صاحب حق (۳) حضرت میاں غلام شاہ معصوم قطب زمانی (۴)
حضرت شاہ عبدالکریم شاہ قطب الدارین (۵) حضرت شاہ عنائت جیو ذوالقوۃ المتین
(۶) حضرت میراں سید شاہ بھیک فنانی الوجود (۷) حضرت شاہ ابوالمعالی صمدی
(۸) حضرت شاہ شیخ داؤد گنگوہی محبوب الٰہی صادق ثانی (۱۰) حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی
دوست رسول (۱۱) حضرت شاہ نظام الدین بلخی جد سلطان (۱۲) حضرت شاہ
جلال الدین تھانیسری کریم الطرفین (۱۳) حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس
گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین فقیر مولف سے حضرت قطب عالم تک
تیرہ حضرات واصلین حق ہیں۔ انکا احوال صفحہ ۳۲ سے صفحہ ۴۰ تک مفصل قلمبند ہے
صرف اس سلسلہ خاص میں ان حضرات والاصفات کو کیفیت اجازت میں لذت
روحی مثل حضرت شیخ دلائل رح کے حاصل ہوئی اور مثل ان کے یہ حضرات بھی
صاحب مجاز درود دلائل الخیرات کے ہوئے (۱۴) حضرت درویش محمد بن قاسم
روحی والجان (۱۵) حضرت سید بڈھن بھڑائچی جان الارواح (۱۶) حضرت

سید اجمل ، امجد بہرائچی ابدال حضوری روحی علو العزم والمرتبہ ان تینوں حضرات کا حال
ص۸۲ میں مفصل تحریر ہے علاوہ اِس کے اِس سلسلہ خاص میں آنحضرت کو اجازت
مثل اجازت حضرت شیخ دلائل کے حاصل تھی اور مثل ان کی اجازت یافتہ صاحب مجاز
اکبر دلائل الخیرات تھے اور حضرت سید اجمل بہرائچی نے حضرت شاہ بدیع الدین عرف
شاہ مدار سے ہمراہ خلافت سلسلہ مداریہ کے اِس سلسلہ کو بھی اجازت دلائل الخیرات
مع تمام وکمال حفظ مراتب کے حاصل کی (از الوہیت اسمی) (۱۷) حضرت شاہ بدیع الدین
عرف شاہ مدار آپکا حال ص۵۵ امیں مرقوم ہے علاوہ اِس کے اِس سلسلہ خاص کے متعلق
یہ کیفیت ہے کہ آنحضرت نے تاریخ ۷ جمادی الآخر ۸۰۳ھ کو بروز پنجشنبہ وقت
نصف شب حضرت عبدالغنی ۔۔ طباعی سے دلائل الخیرات کی اجازت تمام وکمال مع حفظ
مراتب دیگر کے اجازت پائی اور اِس سلسلہ خاص میں بھی آنحضرت سے سید احمد
بہرائچی رح صاحب مجاز اکبر ہوئے (از مکتوب نطاب الوہیت اسمی)

(۱۸) حضرت سید عبدالعزیز تباعی رح

پیدائش ۔ بتاریخ ۱۳ ماہ ذالحجہ ۸۰۳ھ میں بروز سہ شنبہ وقت تہجد آپ پیدا
ہوئے آپ کے والد ماجد راوی ہیں (ظہرت نامہ)

خلافت ۔ بتاریخ ۷ ماہ رجب ۸۲۵ھ میں بروز یکشنبہ وقت تہجد حضرت سید محمد
عبید رح سے مسجد نبوی میں اجازت تمام وکمال مع دیگر حفظ مراتب کے دلائل الخیرات کی
حاصل کی (از ظہرت نامہ)

وفات ۔ بتاریخ ۱۴ ماہ شعبان ۸۹۱ھ میں بروز چہار شنبہ وقت زوال مرتبہ
ملکوتی میں وفات پائی مزار مبارک جنت البقیع میں ہے (از الوہیت اسمی)

خلفاء ۔ اِن حضرت سے اِن کیفیت خاص کے مجاز اکبر حضرت شاہ بدیع الدین
عرف شاہ مدار ایک ہوئے

(۱۹) حضرت سیّد محمدؐ عبید رح

پیدائش ۔ بتاریخ ۱۱ ماہ ربیع الآخر سن۸۰۰ھ میں بروز دوشنبہ وقت صبح صادق مدینہ منورہ میں آپ پیدا ہوئے ۔ زبانی آپ کے والد ماجد کے دریافت ہوا (ظہرت نامہ)

خلافت ا بتاریخ ۱۳ ماہ ذیقعد سن۸۵۱ھ میں بروز یکشنبہ وقت عصر قریب مغرب حضرت شیخ دلائل حضرت سیّد محمدؐ عبداللہ بن سلیمان جزولی رح سے بمقام مراکش دلائل الخیرات کے تمام و کمال مراتب صاحب مجاز ہوئے (از نورالافکار)

وفات :۔ بتاریخ ۱۴ ماہ شوال سن۸۹۳ھ میں بروز سہ شنبہ وقت مغرب بعد مرنبہ جبروت آپ نے وفات پائی مزار مبارک جنت البقیع میں ہے (ظہرت نامہ)

خلفا :۔ اِن حضرت سے اِس سلسلہ حامل کے عبدالعزیز رح بتا عی کے مجاز اکبر ایک ہوئے

(۲۰) حضرت شیخ دلائل محمدؐ عبداللہ بن سلیمان جزولی

پیدائش :۔ بتاریخ ۷، ذوالحجہ سن۸۵۵ھ میں بروز چہارشنبہ وقت بعد عصر آپ پیدا ہوئے مقام دمشق میں ۔ بقول آپ کے والد ماجد (ظہرت نامہ)

خلافت :۔ بتاریخ ۱۲ ماہ شعبان سن۸۶۵ھ ۔ (وقت اشراق حضرت شیخ عبدالرزاق یمنی رح بمقام یمن اجازت دلائل الخیرات تمام و کمال حفظ مراتب کے حامل کی (ظہرت نامہ)

وفات :۔ بتاریخ ۱۶ ربیع الاول سن۸۷۰ھ میں بروز یکشنبہ وقت ظہر بعد نماز رنبہ جبروت میں آپ نے وفات پائی مزار مبارک مراکش میں ہے اور آپکا مکتوب نطاب نورالافکار ہے ، (ظہرت نامہ)

خلفا:- آپ سے سید محمد علیہ رح مجاز اکبر مرفوع الاجازت آنحضرت کو یہ وظیفہ یعنی دلائل الخیرات اپنے پیر مرشد حضرت شیخ عبدالرحمٰن یمنی رح بغیر ترتیب کے حاصل تھا اور بحکم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم انہیں حضرت نے اس کو ترتیب دیا ہے بیعت روحی و فیضان باطنی آپ کو مرتبہ جبروت نے حضرت صلعم سے حاصل ہوئی (۲۱) حضرت شیخ عبدالرحمٰن یمنی رح (۲۲) حضرت شیخ سجادہؒ (۲۳) حضرت شیخ ابی النصر سلادمیؒ (۲۴) حضرت شیخ ذکریاؒ (۲۵) حضرت شیخ برہان رح (۲۶) حضرت امام محمد سیستانی۔

(۲۷) حضرت امام احمد رح بتاریخ ۱۳ ماہ رجب ۱۵۱ھ کو بروز پنجشنبہ وقت عصر مدینہ منورہ میں حضرت امام احمد نے اس سلسلہ میں خلافت شیخ حفص رح سے حاصل کی (۲۸) حضرت شیخ حفص رح (۲۹) حضرت شیخ عاصم رح (۳۰) حضرت ابو عبدالرحمٰن صاحب حق رح (۳۱) حضرت عثمان جامع القرآن ابن عفان رضی اللہ عنہ (۳۲) حضرت بالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن یمنی سے صلعم تک شمار گیارہ حضرات ہیں۔ ان کا مفصل حال ص ۲۱۹ سے ۲۲۱ میں تحریر ہے (آئینہ تصوف)

مختصر بحث جمع قرآن

روایات صحاح میں ہے کہ حضرت غنی عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو ام جمع کرکے مصاحف لکھے۔ لفظ رسول اللہ پر یعنی لغۃ قریش پر اور ابن حجر نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ کام کتابۃ سنۃ خمس ۲۵ و عشرین میں ہوا اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سنۃ مشہود لہا بالخیر میں واقعہ ہوئی جس طرح امام طحاوی نے کہا ہے (دیوان عثمان عربی) تو حضرت علی رضی اللہ خلافۃ نبوۃ سے خارج ہوئے۔ اور خلافت راشدہ میں داخل ہوئے۔

سوال:- بخاری شریف میں ہے کہ بوقت قتل یمامہ حضرت عمر کی رائے سے حضرت صدیق نے جمع قرآن کیا تھا

جواب:- ابن تین نے کہا ہے کہ فرق مابین جمع صدیق و غنی عثمان رضی اللہ عنہما یہ ہے کہ صدیق اکبر کی جمع میں ملحوظ تھا کہ حملۃ القرآن قاریان حافظان قرآن کے چلے جانے سے کوئی حصہ قرآن پاک نہ چلا جائے

اس لئے کہ قرآن پاک اُن کے نزدیک جمع ایک جگہ نہ تھا یعنی صدیق اکبر نے مختلف لغاۃ قرآن ما اتفق ترتیب سے جمع فرما دیا۔

سوال:- امام حاکم نے فرمایا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوا تھا اس لئے کہ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تالیف قرآن رقاع میں کیا کرتے تھے۔

جواب:- امام بیہقی نے فرمایا ہے یشبہ ان یکون المراد تالیف ما نزل من الآیاۃ مفردۃً فی سورھا و جمعھا فیھا باشارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مُراد تالیف سے یہ ہے کہ جن آیاۃ کا نزول ان کے علم میں آیا ان کو اشارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صُورت کے آیاۃ میں جمع کر کے پڑھتے تھے یعنی لغۃ جس قبیلہ کی ہو اور جمع فلاں سورۃ میں کا حکم ہے۔ نامعلوم کہ اس سورۃ کے کن کن آیاۃ کے پاس ہو۔

سوال:- امام سیوطی نے حارث محاسبی رحمۃ اللہ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک میں اوراق منتشرہ قرآن پاک پائے گئے تو پھر ان کو جامع جمع کر کے تاگے سے سیل دیا تاکہ ان میں سے کچھ ضائع نہ ہو۔

جواب:- امام خطابی نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع نہ فرمایا بایں انتظار کہ ناسخ الحکم والتلاوۃ کوئی آیتہ شریفہ آجائے (تو امۃ کو اسوقت تکلیف ہوگی) اور صحابہ بعد رحلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس نزول آیتہ ناسخہ سے بے فکر ہو گئے تھے۔

سوال:- تو پھر غنی عثمان رضی اللہ عنہ کی کیا خدمت قرآن پاک ہے جو کہ خطبات جمعہ و عیدین میں پڑھا جاتا ہے۔ عثمان بن عفان جامع آیات القرآن کما فی لوح الرحمٰن۔

جواب:- بخاری شریف میں ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ دور دراز ملکوں کے لوگوں میں جو قرآن پاک ہیں اُن کی قراۃ کے اختلاف نے دکھی بیشی کی قراۃ یا لغۃ مختلفہ کی قراۃ یا اختلاف ترتیب کی قراۃ) گھبرا دیا لہٰذا اس امۃ کو یہود و نصاریٰ کے اختلاف کی مثل ہونے سے پہلے بچا لیجئے۔ تو حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ نے مکمل قرآن پاک باترتیب سورتی و آیاتی بلفظ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے مطابق حفظ و دورِ عثمانی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظ و دورِ رسولی با جبرئیل علیہ السلام جو عرضہ اخیرہ میں ہوا لکھ کر باتفاق جمیع صحابہ بآفاق ارسال فرمائے مصاحف

ارسال شدہ بعض نے کہا ہے پانچ تھے مگر صحیح یہ ہے کہ سات عدد تھے ایک امام المصاحف ہے جس سے بقیہ تمام مصاحف نقل کئے گئے تھے یہ ترتیب آیاۃ وسورۃ وغیرہ تمام توفیقی من جانب اللہ ہے صاحب لمعاۃ لکھتے ہیں، اللہ تعالےٰ نے خلفائے عظام کو الہام فرمایا۔ حضرت عمر فاروق، صدیق اکبر، ذوالنورین غنی عثمان رضیہم اللہ تعالےٰ تو ہر ایک نے ضرورۃ وقتی کے موافق خدمت قرآن کر دی۔

(تدقیقاۃ) اوّل حضرت عثمان رضیہ اللہ کا ثلث رہط قریشین کو فرمانا کہ جب تمہارا اختلاف حضرت زید سے ہو جائے تو لغۃ قریش پر لکھنا کا کیا مطلب ہے۔ جبکہ اُم المؤمنین حفصہ سے حضرت عمر کے صحف صدیق اکبر والے حاصل کر لئے تھے۔ فقیر عرض کرے گا کہ یہ ضرورۃ دقیقہ کو پورا نہیں کر سکتے تھے۔ اِس لئے کہ یہ لغاۃ متفرقہ مع تقدیم و تاخیر تھے، اِس جمع کا اور مقصد تھا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے (دُوسری) حضرۃ عثمان کا فرمانا کہ جب تم میں اختلاف ہو تو لغۃ قریش پر لکھنا تو کیا جب اتفاق ہو تو کون لغۃ ہو۔ فقیر عرض کرے گا کہ بوقت اختلاف لغۃ قریش ہو تو بوقت اتفاق بطریق اُولیٰ لغۃ قریش ہو گی، کیونکہ دلیل اپنے حکم خود بیان فرما دی کہ قرآن لغۃ قریش پر نازل ہُوا ہے پھر جبکہ تین قریشی بیٹھ گئے وہ کس طرح شخص واحد زید بن ثابت کے ساتھ غیر لغۃ قریش پر رضامند ہوتے جبکہ وہ تعداد میں زیادہ تھے پھر بھی اگر زید اختلاف کرے تو میرے حکم کو ساتھ ساتھ ملا کر فیصلہ کر دینا (تیسری) جب اختلاف ہو تو لغۃ قریش کو لکھنا فرمایا نہ فرمایا کہ لفظ الرسُول کو لکھنا۔ فقیر عرض کرے گا۔ بیان احکام اسلوب حکیمانہ ہے کہ کسی کو موقع اعتراض نہ رہے کہ بی بی حفصہ سے صحف طلب نہ کئے گئے، اور بوقت اختلاف لغاۃ لغۃ قریش کا خیال نہ کیا ورنہ تو مُراد وہی ہے کہ حضرت عثمان کے پاس جو مصحف ہے وہی لفظ الرسُول ہے وہی لغۃ قریش ہے وہی مترتب بترتیب آیات وسور تہائے ہے مگر اس کو منظر عام پر اسی طرح لانا چاہئے تھا۔ سو وہی کیا (چوتھی) حضرت زید جو فرماتے ہیں۔ میں نے ایک آیۃ شریفہ نہ پائی سورہ احزاب سے فقیر عرض کرے گا۔ یہ ٹکڑا (فقدت آیۃ) کا واقعہ حضرت عثمان کے متعلق نہیں بلکہ یہ صدیق اکبر کے متعلق ہے یعنی روایت زید بن ثابت کا ٹکڑہ ہے اور اس روایت انس بن مالک کا ٹکڑہ نہیں اس لئے کہ حضرت عثمان کیوقت سوال اختلاف قرأت تھا۔ جس اختلاف کے رفع کرنے میں ترتیب سورۃ ہائے اور ترتیب آیتہائے اور رکوع ہائے اور جمع جمیع آیات بھی خود بخود لغۃ قریش پر ہوتی جائے گی۔ جو پہلے سے سیدنا عثمانؓ

عثمان رضی اللہ عنہ نے زمانہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جمع قرآن پاک کی تھی اور حکم حضرت عثمانؓ (فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم ففعلوا) اس سے واضح ہو رہا ہے کہ قرآن موجودہ مترتیب لغۃ قریش پر ہو نہ یہ کہ قرآن میں آیات نہیں اور بی بی حفصہؓ سے قرآن پاک جامع لغاۃ متفرقہ لینے کی غرض بھی لغۃ قریش کی تائید تھی قول زید نسخنا فالتمسنا وجدنا الحقنا سے زیدؓ اور عمرؓ اور صدیقؓ وغیرہ مراد ہیں اور فی المصحف سے مصحف صدیق اکبرؓ مراد ہے اس کو اوپر کا قول ظاہر کر رہا ہے وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق تو یہ مصحف مستلزم لغاۃ متفرقہ تھا اور روایۃ زید بن ثابت میں ہے (فیذھب کثیر من القرآن) اور یہ بھی ہے (حتی وجدت اٰخر سورۃ التوبۃ) سوال جمع آیاۃ مطلقاً ہے خواہ کوئی لغۃ ہو اور جمع اسی قسم کی تھی حتیٰ غایۃ ہے کہ تمام قرآن پاک جمع ہو گیا۔ اس غایۃ سے پہلے کا واقعہ ہے (فقدت آیۃ) کا اس کے بعد راوی بیان کنندہ کا یہ تکرار واقعہ حضرت عثمانؓ میں تحریر ہو گیا ہے، ورنہ صحف صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ و بی بی حفصہ منگائے تھے، ان سے آپ کی خواہش پوری کیوں نہ ہوئی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحف گھر والے جو تاگے سے سیل دیئے گئے تھے سے بھی آپ سیراب نہ ہوئے فقیر عرض کرے گا وہ تو بموجب اپنے علم فرما رہے ہیں (فقدت آیۃ) آگے صیغہ جمع کو مجازاً تعبیر فرماتے ہیں ورنہ تو مصحف سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں یہ آیۃ بھی موجود تھی۔ حضرت زید کے فقدان اور عدم علم سے عدم واقعہ جمعیۃ و عدم وجود آیۃ و عدم حفظ سیدنا عثمانؓ لازم نہیں آتا۔ اس لئے کہ صاحب لمعاۃ نے بلکہ جملہ محدثین و مورخین و اصحاب سِیَر متفق ہیں لا شبھۃ وان القرآن کان معلوماً بالقطع و معروفاً عندھم و متمیزاً عما سواہ وکان مجمعاً علیھا و مقطوعاً بہ وقد شاھد واتلاوتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثاً وعشرین سنۃ یعنی قرآن پاک کے آپ حافظ بھی تھے۔ مگر تاکید اور تثبت کے لئے بعض حضرات یہ واقعاۃ اپنے اپنے علم کے مطابق بیان کرتے ہیں تاکہ کسی کو ہماری محنت پر شکوک و شبہات باقی نہ رہیں (پانچویں) ابوداؤد شریف۔ ترمذی شریف اور امام احمدؒ نے بھی روایتہ کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس جو حبر الامۃ تھے حضرت عثمانؓ پر اپنی دانست میں ایک اہم اور لاینحل سوال کیا اور ثلث رہط قریشیین پر نہ کیا اور نہ حضرت زید پر کیا۔ فقیر عرض کرے گا کہ وہ جانتے تھے کہ اس امر کے روح رواں اور ذمہ دار صرف امیر المومنین غنی عثمانؓ رضیہ اللہ ہی ہیں اور حضرت عثمانؓ یہ جواب الہامی جو دیا ہے، اگر کسی دوسری مصلحت کی وجہ سے نہ دیتے تو تمام جمع قرآن پر اثر پڑتا اور لوگ متعدد فرضی سوالات بنا بنا کر اور زیادہ متہم کرتے اور

قرآن پاک کی مقبولیت میں اُمت کے دلوں میں ہزاروں شکوک و شبہات پیدا کر دیتے اور حضرت عثمانؓ کے جواب میں حضرت عبداللہ باوجود اس قدر وسیع علم ہونیکے ایسے چُپ ہوئے گویا معترض تھے ہی نہیں حضرت نے جواباً فرمایا دعا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض من کان یکتب فیقول ضعوا ھؤلاء الآیاۃ الحدیث مراد من کان یکتب سے حضرت عثمانؓ کی ذات ہے اور حضرت عبداللہ اس لفظ سے تمام بات سمجھ گئے کہ ان جملہ اُمور کے مالک سیدنا عثمانؓ ہیں پھر خاموش ہوگئے تو جمع عثمانؓ سے صدیق و فاروق بھی مستغنی نہیں تھے، جیسا کہ اوّل کتاب ہذا میں مرقوم ہوا ہے۔

(مختصر بحث وسیلہ) مولانا مولوی غلام حسین صاحب صدر مدرس مدرسہ دار الہدیٰ بھکر سے مذاکرہ ہوا۔ آپنے فقیر کو یاد دلایا کہ مدرسہ گھوٹہ متصل چھاؤنی ملتان فقیر سے ہدایۃ النحو کی فہم تفہیم فرمایا کرتے تھے فقیر کو یہ تو یاد نہ آیا البتہ تعلیلات ابواب صرف گھوٹوی یاد آگئے، اس لئے کہ فقیر طالب علمی کے زمانہ گھوٹہ اور ملتان میں شرح تہذیب شرح جامی کنز الدقائق وغیرہ تک عموماً درس دیا کرتا تھا۔ مولانا مذکور نے بارہ آیۃ شریفہ قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ تفسیر وسیلہ عبادۃ طاعۃ فرمائی بحوالہ جلالین شریف وغیرہ لہٰذا فقیر کے تیسرے جواب مذکورہ ص۲۴ کی تردید ہوئی۔ فقیر کا عرض کہ مُراد وسیلہ میں احتمال مرد اقرب بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ آیۃ شریفہ میں دو امر ہیں۔

(امر اوّل) تردید مشرکین کہ وہ اپنے مدعوین مستقل مالک اُمور بعضہم لبعضہم فی نفسہم تصور کر کے کشف الضر اور تحویل کی استدعا کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ نہیں اُمور کے مالک بالذات۔

(دوسرا امر) کہ لفظ وسیلہ کا اطلاق طاعۃ پر بند نہیں کما قلتم بلکہ احتمال مرد اقرب بھی ہو سکتا ہے۔ کما قلنا اس لئے کہ (ایھم اقرب) کی ترکیبی تعلقات زیر روشنی دو شنی ضمائر مرفوعہ مختلف ہیں ملاحظہ فرمائیے۔ تفسیر روح المعانی وجوز الحوفی والزجاج ان یکون ایھم اقرب مبتداً وخبراً والجملۃ فی محل نصب بینظرون ای یفکرون والمعنی ینظرون ایھم اقرب فیتوسلون بہ اس میں واضح ہو رہا ہے کہ مرد کامل مُراد ہے۔

(سوال) مفسر صاحب مذکور نے آگے فرمایا ہے وکان المراد یتوسلون بدعائہ وما کان فی التوسل بالذات ما فیہ

(جواب) اگر توسل دعاء مرد کامل ہو تو پہلے جملہ لا یملکون کے خلاف ہوگا۔ اس لئے کہ قرآن پاک تو

یملکون کشف الضر کے اعتقاد کی تردید کر رہا ہے ابن تیمیہ جو آپ کے مسلمہ ہیں وہ بھی مردِ اقرب، مانتے ہیں ملاحظہ ہو قاعدہ جلیلہ فی التوسل والوسیلہ ص۱۷ پر تحت آیتہ مذکورہ قول مشرکین نقل کرتے ہیں۔ فاذا اتینا قبر احد طلبنا منہ الخ صاف ہے مُراد مشرک مردِ اقرب ہے نہ طاعۃ مقصود نفیر حاصل ہوا کہ لفظ وسیلہ کا اطلاق مردِ اقرب پر بھی ہوتا ہے رہا یہ سوال مردِ اقرب سے توسل جائز ہے۔ یا نہ یہ علیحدہ امر ہے سو اس کے لئے پہلے تحریر ہو چکا ہے ملاحظہ ہو ص۲۴ اگر آیتہ ہذا میں مُراد وسیلہ شفاعۃ اور دُعا ہو اور شفاعۃ اور دُعاء بذریعہ مردِ کامل تو ذریعہ کا ذریعہ ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ شفاعۃ بھی طاعۃ نہیں اور آیتہ ہذا سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر عرائس البیان شیخ محی الدین ابن عربی کی سورہ ہذا ذیل آیتہ ہذا ثم بعد ذالک اقرب الوسیلۃ الیہ من کان معرفتہ بہ اکثر و خوفہ منہ اوفر و مقام الوسیلۃ مقام الشفاعۃ و تلک خاصۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وھی المقام المحمود و کل شفاعۃ منہ تتشعب الی غیرہٖ وھو اقرب الوسائل الی اللہ تعالیٰ یہ شرک نہیں مدارِ شرک عطائی و ذاتی میں فرق نہ کرنا ہے۔

التماسِ مولف

عُلمائے کرام علمائے عظام سے التماس ہے کہ مولف کی کسی غلطی پر مطلع ہوں تو فقیر کو حین حیات ازراہ مہربانی مطلع فرمادیں تاکہ آئیوالی طبع میں اس کی اصلاح کر سکے بلکہ جملہ کتب مولفہ پر نظر تنقیدانہ فرمادیں۔ جو غلطی کہ قابل رجوع ہو گی فقیر اس میں رجوع کرے گا۔ کہ فوق کل ذی علمٍ علیمٌ موجود ہوا کرتے ہیں۔

فقیر کو اس معاملہ میں کوئی عار کی بات نہیں بلکہ از روئے اصلاح فقیر محتاج ہے اور آپ حضرات سے مستدعی ہوں کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ فقیر کو اپنے حسن خاتمہ پر قادر فرمادے۔ آمین یارب العالمین اس لئے کہ انما الاعمال بالخواتیم۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ مسند امام اعظم خوارزمی کے شروع میں یہ حدیث پاک ہے۔ کذا قال محمد انورشاہ کاشمیری فی درسہٖ واللہ اعلم بالصواب۔

الفقیر الی اللہ الغنی سید محمد عبد الستار شاہ

اغلاط نامہ	صفحہ	سطر	صحت نامہ
اور جود رسول اللہ	۵	۱۴	اور خود رسول اللہ
جس سفر بری دجری	۵	۱۸	جیسے سفر بری دجری
عام جماع	۶	۱۴	تمام اجماع
ایک مکان ایک زبان	۶	۱۸	ایک مکان ایک زمان
امام الحسن	۶	۱۹	امام حسن
ایک زبان ایک مکان	۷	۱۷	ایک زمان ایک مکان
اسں لیے	۱۰	۸	اسں سے لفظ اما العثمانیہ سے پرہیز کا حاشیہ ہے
ترجمہ	۱۱	۹	غلط ہے
وہ حضرت علی دجری	۱۱	۱۸	وحضرت علی
پر دقلم طراز	۱۱	۲۱	رقم طراز
وہ کر سکتے ہیں	۱۲	۷	وہ کہہ سکتے ہیں
تعمیر اجماع اختلاف	۱۲	۱۰	قیاس اجماع میں اختلاف
پر دور صولیہ بھی	۱۲	۱۳	کے بعد دور صولیہ
ترجمہ	۱۲	۱۹	غلط ہے
عرض	۱۳	۳	غلط ہے
یعتقد	۱۳	۵	نہ تقید
گئیں تھی	۱۳	۱۱	ہو گئیں نہیں دیکھا
بن رضی اللہ	۱۳	۲۱	بن عباس
مذکولہ	۱۴	۱	مذکورہ
ق النبی	۱۴	۳	قول النبی
دلالۃ اور	۱۴	۲۰	دلایۃ اور

اغلاط نامہ	صفحہ	سطر	صحت نامہ
مخصو(صہ قرآن پاک)	۱۴	۲۴	مخصوص قرآن پاک
تقرض نہیں	۱۸	۱۳	نقص نہیں
نقص بلکہ	۱۸	۱۵	نقص بلکہ
عام وحاص	۱۸	۲۱	عام وخاص
تومکمل	۱۸	۲۲	تو مکمل
ومنقوض	۱۸	۲۳	ومنقوص
مستحترقین	۱۹	۱۰	مستشرقین
حضراتہ صوفی	۲۰	۱۴	حضرات صوفی
احوال کی	۲۰	۲۲	احوال کی
رایج ہیں	۲۰	۲۳	رائج ہیں
علامت	۲۱	۷	علامہ
کو جمع کرے	۲۱	۱۰	کو جمع کرے
نجات پارہ	۲۴	۹	نجات پالو
خوکسی طرح	۲۴	۱۴	خود کسی طرح
آراستہ	۲۶	۱۱	روایات سے
توحضرت	۵۶	۱۹	توزبانہ حضرت علی
توثیق	۵۸	۲۲	توفیق
دیل	۵۸	۱۲	دلیل

مصحح اغلاط نامہ ومحشی سید محمد غوث اعظم شاہ

مدرس دوم مدرسہ دار العلوم رحمانیہ قدیر آباد

ملتان شہر ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۱ھ

فہرست مضامین

مطبوعہ تالیفات نورانیہ

رہبر شریعت پیر طریقت سید عبدالستار شاہ نوری قاسمی مد ظلہ العالی خشت گھر قلعہ تعلیم لاہوری دروازہ ملتان کی تالیفات شریفہ

(۱) دیوان امیر المومنین غنی الثقلین حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عربی

(۲) دیوان امیر المومنین غنی الثقلین حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عربی مشرح اردو

(۳) دیوان امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عربی مشرح اردو (۴) دیوان امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عربی مشرح اردو

(۵) فلاح الدارین محاسن امیر المومنین غنی الثقلین حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ فارسی

(۶) قوت الایمان محامد امیر المومنین حضرت غنی عثمان علیہ السلام والرضوان

(۷) تاریخ اکبر احوال امیر المومنین ابو عبداللہ اصغر علیہما سلام اللہ الاکبر (۸) سلاسل روحانیہ غنی الثقلین حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ

(۹) شجرات جمانیہ غنی الثقلین حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ (۱۰) اردو کتاب صرف نورانی

(۱۱) اردو و ماتہ عامل نورانی (۱۲) عربی ماتہ نورانی

تقریظ

صاحب الدرجة الرفیعة والمرتبة الغنیة زبدة الفضلاء العظام مرجع الانام الدکتور محمد الفحام مستشار رئیس مصلحة الاوقاف لغرب باکستان (لاهور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰة والسلام علیٰ اشرف المرسلین محمد المبعوث رحمة العٰلمین اما بعد فقد اطلعت علیٰ بعض مؤلفات مولانا السید محمد عبد الستار شاہ الملتانی باللغة العربیة فاعجبت بها کل الاعجاب وسررت بها کل السرور ودعوت اللہ تعالیٰ ان ینفع بها کل من قرأها وان یجزل ثوابه ویتقبل اعماله فان خدمة اللغة العربیة من اعظم القربات وافضل الطاعات وخصوصاً فی بلد کالباکستان لیست اللغة العربیة لسان ابنائه ولکنها لغة القرآن المجید ولغة سیدنا محمد علیه الصلوٰة والسلام ونشرها عمل مفید لوحدة المسلمین وجمع کلمتهم ولم شملهم فلمثل هذا فلیعمل العاملون بارک اللہ فی المؤلف وفی ذریته وفیمن قدم لی کتبه ولده سید محمد غوث اعظم شاہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰله وصحبه وسلم

٨-١١-١٣٨١ھ

الدکتور محمد الفحام (رقم تلفون المکتب ٢٧٤٧) (رقم تلفون البیت ٦٦٥٥٤)

معتمد — الدکتور محمد الفحام مجمع المتخصص من السنة بحوث ازهر الاوقاف بالقاهرة۔ (مصر)

تالیفات نورانیہ تحت الادارہ

(١) شجرات جمانیہ غنی الثقلین حضرت ذوالنورین علیہ السلام مادام الملوین بالاضافہ مضامین اردو (جدید)

(٢) تاریخ قلعہ قدیم ملتان منتخب من التواریخ بحر بیرہ وغیرها ۔ اردو۔

(٣) انساب اولاد امام زمن حضرت الامام امام حسن داماد غنی عثمان علیهما السلام والرضوان (اردو)

المعلن ومصحح ومحشی سید محمد غوث اعظم شاہ (نوری ناظمی) خطیب مسجد رحمانیہ نزد پاک دروازہ ملتان۔ منجانب محکمہ اوقاف مغربی پاکستان) ٩-٩-١٣٨١ھ

پتہ خط وکتابت سید محمد غوث انور شاہ ثانی معروف سید حسن شاہ وارث غوث شاہ ناظمان مکتبہ غوثیہ حقانیہ

جامعہ نوریہ مسجد قلعہ قدیم لاہوری دروازہ ملتان شہر